بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خطبۂ استقبالِ رمضان المبارک

تالیف


منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور



ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور

042-36823128,36846677,0300-4274936


WWW.SEEDHARASTAH.COM

# جملہ حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : ''خطبۂ استقبالِ رمضان المبارک''

مؤلف : منیر احمد یوسفی (ایم-اے)
مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

حسبِ فرمائش : حاجی میاں محمد یوسف یوسفی (میاں لائٹ ہاؤس والے)

کمپوزر و ڈیزائنر : عظیم اعظم یوسفی' سیف الرحمٰن یوسفی

کمپوزنگ : ابوبکر کمپیوٹر سینٹر۔ 042-36846677

پروف ریڈرز : صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی' حافظ محمد رضوان یوسفی۔

باراول سنِ اشاعت : شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۰۰۹ء

باردوم سنِ اشاعت : شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۰۱۰ء

ہدیہ : ۴۰ روپے

ناشرین : صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی
صاحبزادہ حافظ خلیل احمد یوسفی
صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com
ای- میل ایڈریس info@seedharastah.com

# فہرست مضامین


| نمبر شمار | | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱۔ | انتساب | ۴ |
| ۲۔ | خطبۂ استقبال رمضان المبارک۔ | ۵ |
| ۳۔ | شَهْرٌ عَظِيْمٌ۔ | ۷ |
| ۴۔ | لیلۃ القدر۔ | ۱۷ |
| ۵۔ | ہر رمضان المبارک میں لیلۃ القدر۔ | ۱۸ |
| ۶۔ | کیا لیلۃ القدر ستائیسویں شب میں ہے؟ | ۱۹ |
| ۷۔ | لیلۃ القدر کا وظیفہ۔ | ۲۰ |
| ۸۔ | قیام رمضان نمازِ تروایح۔ | ۲۱ |
| ۹۔ | تعدادِ تروایح۔ | ۲۷ |
| ۱۰۔ | ماہ صبر و غم خواری۔صبر۔تلقینِ صبر۔ | ۳۰ |
| ۱۱۔ | صبر کرنے والوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے سلامتی۔ | ۳۱ |
| ۱۲۔ | صبر والوں کا توکل۔ | ۳۱ |
| ۱۳۔ | رحمان کے بندوں کا مقام۔صابروں کا انعام۔ | ۳۲ |
| ۱۴۔ | ایمان والے کس سے مدد طلب کریں؟ | ۳۳ |
| ۱۵۔ | حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت۔ | ۳۳ |
| ۱۶۔ | صبر بحوالہ احادیثِ مبارکہ۔ | ۳۳ |
| ۱۷۔ | میرا حوضِ کوثر۔ | ۳۷ |
| ۱۸۔ | احادیثِ مقدسہ میں بھی چیزوں پر غیر خدا کا نام مشہور ہے۔ | ۳۹ |
| ۱۹۔ | حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا جانور ذبح کرنا۔ | ۴۲ |
| ۲۰۔ | سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نامزد بکری۔ | ۴۳ |
| ۲۱۔ | حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے لئے بکری ذبح کرنا۔ | ۴۴ |
| ۲۲۔ | حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیلیے جانور ذبح کرنا۔ | ۴۴ |

# انتساب

یہ کتاب اُن ایمان والوں کے نام منسوب کی جاتی ہیں، جو رمضان المبارک کا عظیم مہینہ آنے سے پہلے تیاری شروع کردیتے ہیں اور رمضان المبارک کا عظیم مہینہ کے آنے اور اُس کے فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے ربِّ ذوالجلال والاکرام کی بارگاہ میں زندگی کی اُمید پر مصروف محنت ہیں۔

ہماری تعلیم وترتیب کے لئے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ تو رجب المرجب کا مبارک مہینہ داخل ہوتے ہی دُعا فرماتے۔ اے اللہ تبارک وتعالیٰ رجب المرجب اور شعبان المعظم میں ہمارے لئے برکت عطا فرمااور ہمیں رمضان المبارک میں پہنچا۔

رمضان المبارک اپنی برکتوں اور عظمتوں کے ساتھ سایہ فگن ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو اس ماہِ مبارک کا احترام کرنے اِس کے روزے اور نمازِ تراویح اور دیگر عبادات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

نیاز آگین

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

# خطبۂ استقبال رمضان المبارک

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ اٰخِرِ یَوْمٍ مِّنْ شَعْبَانَ فَقَالَ یَااَیُّھَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّکُمْ شَھْرٌ عَظِیْمٌ شَھْرٌ مُّبَارَکٌ شَھْرٌ فِیْہِ لَیْلَۃٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ جَعَلَ اللّٰہُ صِیَامَہٗ فَرِیْضَۃً وَّقِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْہِ بِخَصْلَۃٍ مِّنَ الْخَیْرِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَۃً فِیْہِ کَانَ کَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَۃً فِیْمَا سِوَاہُ وَھُوَشَھْرُالصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُہُ الْجَنَّۃُ وَشَھْرُ الْمُوَاسَاۃِ وَشَھْرٌ یُّزَادُفِیْہِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِیْہِ صَائِمًا کَانَ لَہٗ مَغْفِرَۃٌ لِّذُنُوْبِہٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِہٖ مِنَ النَّارِ وَکَانَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ کُلُّنَا یَجِدُ مَا یُفَطِّرُ بِہِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَۃِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَۃٍ اَوْ شَرْبَۃٍ مِّنْ مَّآءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًاسَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً لَا یَظْمَأُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَّاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَّمْلُوْکِہٖ فِیْہِ غَفَرَاللّٰہُ لَہٗ وَاَعْتَقَہٗ مِنَ النَّارِ [1]

”حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان المعظم کے آخری دن ہم سے خطاب فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ یہ مہینہ بڑی برکت والا ہے۔ اِس ماہِ

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۷۳، درمنثور جلد۱ص۴۴۶، صحیح ابن خزیمہ جلد۳ص۱۹۱، کنزالعمال حدیث نمبر ۲۳۷۱۴-۲۳۷۲۴، الترغیب والترہیب جلد۲ص۹۴، مظہری جلد۱ص۱۹۹، الجامع لشعب الایمان للبیہقی جلد۲ص۲۱۶۔

مبارک میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ اِس ماہِ مبارک کے روزے اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے فرض فرمائے ہیں اور اِس کی راتوں کا قیام (بصورتِ نمازِ تراویح) زائد عبادت ہے (جو رمضان المبارک میں ہی ادا کی جاتی ہے) جو کوئی صاحبِ ایمان اِس ماہِ مبارک میں ربِّ ذوالجلال کی رضا اور قرب حاصل کرنے کے لئے غیر فرض عبادت (یعنی سُنّت یا نفل) ادا کرے گا وہ گویا ایسے ہوگا جیسے اُس نے دوسرے مہینے میں ایک فرض ادا کیا اور جو اِس ماہِ مبارک میں ایک فرض ادا کرے گا وہ گویا ایسے ہے جیسے اُس نے دُوسرے مہینے میں ستّر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے یہ ہمدردی اور غم خواری کا مہینہ ہے اور یہی وہ ماہِ مبارک ہے جس میں مومن بندوں کے رزق میں اضافہ کیا جاتا ہے۔ اِس مہینہ میں جو صاحبِ ایمان کسی (ایمان والے) کا روزہ اِفطار کرائے گا (نیتِ ثواب ورضائے الٰہی کے لئے) تو اُس کے لئے تین اجر ہیں۔ (۱) اُس کے لئے اُس کے گناہوں کی بخشش ہوگی۔ (۲) اُس کی گردن جہنم کی آگ سے آزاد ہوگی اور (۳) اُس کو روزہ دار کی طرح ثواب ملے گا بغیر اِس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی ہو۔ حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا ’یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم میں سے ہر ایک کو روزہ اِفطار کرانے کا سامان میسر نہیں (تو کیا غرباء اِس ثواب کو حاصل کرسکیں گے؟) تو (غریبوں کے ملجیٰ، یتیموں کے ماویٰ، بے کسوں کے والی) رسولِ کریم (رؤف ورحیم) صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) یہ ثواب اُس غریب اِیمان والے کو بھی عطا فرمائے گا جو دُودھ کے ایک گھونٹ سے، یا ایک کھجور سے یا صرف پانی ہی کے ایک گھونٹ سے روزہ دار کا روزہ اِفطار کرادے گا۔ (حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلۂ نورانی خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا) اور جو اِیمان والا کسی بندۂ مومن کو اِفطار کے بعد خوب پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا‘ اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے میرے حوضِ کوثر سے پانی پلائے گا۔ اور ایسا سیراب کرے گا کہ اُس کو کبھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں

داخل ہو جائے۔ (بعد ازیں کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا) یہ وہ ماہِ مبارک ہے کہ جس کے اوّل حصہ میں رحمت ہے۔ درمیانی حصہ میں مغفرت ہے اور آخری حصہ میں آگ سے آزادی ہے اور جو صاحبِ ایمان اِس مہینہ میں خادم یا ملازم کے کام یا اوقاتِ کار اور اوقاتِ مزدوری میں تخفیف کرے گا اللہ (غفور ورحیم) اُسے بخش دے گا اور اُسے دوزخ کی آگ سے آزادی عطا فرمائے گا''۔ اِس حدیث شریف میں رمضان المبارک کی برکتوں کی پیشگی کی اِطلاع دی جارہی ہے۔ اِس اطلاع میں ماہِ رمضان المبارک کی عظمت اور فضیلت کا اِظہار ہے۔

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطاب فرمایا: سبحان اللہ! کیسے خوش نصیب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جن کے خطیبِ معصوم امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سنیں اور دیکھیں کوئی خطیب مثنوی شریف سناتا ہے اور کوئی خطیب سیف الملوک' کوئی حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ کا کلام سناتا ہے اور کوئی بارہ تقریریں' کوئی دوہڑے اور ماہیئے سناتا ہے اور کوئی علامہ اقبال مرحوم کے اشعار اور سامعین کے قلوب کو منور کرتا ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کیسے عظیم لوگ تھے جن کے معصوم خطیب' خطیبِ بے مثال' امام الانبیاء' حبیبِ کبریا' رحمۃ للعالمین' خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں کہ جب خطبہ اِرشاد فرماتے تو اُن کی زبان مبارک سے جو کلام نکلتا تھا وہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید اور اَحادیثِ مبارکہ کے انوار وتجلیات سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سینوں کو منور فرماتا تھا۔

## شَہرٌ عَظِیمٌ:

رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان المبارک کو ''شہر عظیم'' فرمایا ہے یعنی رمضان المبارک ''عظیم مہینہ'' ہے۔ بعض اوقات یہ بات سننے میں آتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات کو مخلوق میں بیان کرنا شرک ہے۔ لیکن یہ بات کرتے وقت وضاحت نہیں کی جاتی کہ یہ کیسے شرک ہے؟ بہر حال یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ

مشکل کشا ہے' فریاد رس ہے اور مددگار ہے۔ لہٰذا کسی کو مشکل کشا' فریاد رس اور مدد گار ماننا شرک ہے۔ یاد رہے اللہ تبارک وتعالیٰ صرف مشکل کشا' فریاد رس اور مددگار ہی نہیں وہ حی و سمیع و بصیر' علیم و حکیم' رؤف و رحیم اور کریم و عظیم بھی ہے۔ لہٰذا کسی کو حی و سمیع و بصیر علیم و حکیم رؤف و رحیم اور کریم و عظیم ماننا بھی شرک ہونا چاہئے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ شرک اتنا معمولی سا عمل نہیں جو الفاظ کی ادائیگی سے لاگو ہو جائے اس میں ایک وضاحت ہے جو ہر مسلمان کے لئے جاننا فرضِ عین ہے وہ وضاحت یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات و صفات تو ازل سے اور خود سے بذاتہ ہیں اُس کی ذات اور صفات کی کوئی حد نہیں اور نہ ہی کوئی اللہ تبارک وتعالیٰ جیسا اور جیسی صفات والا ہے۔ صفات کا تذکرہ کرتے ہوئے جب اللہ تبارک وتعالیٰ اور مخلوق کے لئے ایک جیسے الفاظ استعمال کئے جائیں تو یہ مطلب نہیں ہوتا کہ ایسا کہنا اور کرنا شرک ہے۔ یہ تو صرف الفاظ اور صفات کا اشتراک ہے۔ لیکن حقیقتاً سوائے الفاظ کے کسی قسم کا اشتراک نہیں کیونکہ مخلوق کی تمام کی تمام صفات عطائی ہیں' ذاتی نہیں ہیں اور نہ ہی ازلی' ابدی اور سرمدی ہیں جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات و صفات ازلی' ابدی اور سرمدی ہیں۔

اب دیکھیں نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ جو یہ بات سب سے زیادہ بخوبی جانتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود و مطلق و بسیط کی ذات و صفات ازلی ابدی اور سرمدی ہے وہ ربِ عظیم جل جلالہ کے بارہ مہینوں سے ایک مہینے کو ''شہر عظیم'' فرما رہے ہیں آپ ﷺ کا یہ فرما دینا' اِس بات کی آگاہی اور تصدیق ہے کہ ''رب عظیم'' کو عظیم مانتے ہوئے اُس کی مخلوق کو ''عظیم'' کہنا توحید ہے۔ اِس لئے کہ رب عظیم جل جلالہ بذاتہ ''عظیم'' ہے جبکہ مہینے کو یا کسی بندے کو ''عظیم'' رب بناتا ہے۔ لہٰذا اُس کی مخلوق کو عظیم کہنے سے شرک نہیں ہوتا۔ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ''رب عظیم'' نے اپنی ذات اور صفات کو عظیم بیان کرنے کے علاوہ کئی اور چیزوں کو بھی عظیم فرمایا ہے۔

پہلے وہ آیاتِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں جن میں ربِ عظیم کی عظیم ذات و صفات کا ذکر ہے۔ یہ آیاتِ مبارکہ کل ۷ ہیں۔

(۱/۲) وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ (البقرۃ:۲۵۵، الشوریٰ:۴) ’’اور وہی بلند اور عظیم ہے۔‘‘

(۲/۱) اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ○ (الحاقۃ:۳۳) ’’بے شک عظیم اللہ (جل جلالہ) پر ایمان نہ لاتا تھا۔‘‘

(۳/۳) فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ○ (الواقعۃ:۷۴،۹۶۔ الحاقۃ:۵۲) ’’تو (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) اپنے عظیم رب کی پاکی بیان کریں۔‘‘

(۴/۷) وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ○ (البقرۃ:۱۰۵، آل عمران:۷۴۔ ۱۷۴، الانفال:۲۹، الحدید:۲۱۔۲۹، الجمعۃ:۴)۔ ’’اور اللہ (عزوجل) فضل عظیم والا ہے۔‘‘

(۵/۳) وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ○ (التوبۃ:۱۲۹، المؤمنون:۸۶، النمل:۲۶) ’’اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔‘‘

(۶/۱) وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ○ (الحجر:۸۷) ’’بے شک (اے محمد ﷺ) ہم نے آپ (ﷺ) کو سات آیات (مبارکہ) جو دہرائی جاتی ہیں وہ اور قرآن عظیم عطا فرمایا۔‘‘

محولہ بالا آیاتِ مقدسہ میں ربِ ذوالجلال نے اپنی ذات، نام، ربوبیت، فضل، عرش اور قرآن مجید کو ’’عظیم‘‘ فرمایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات وصفات قدیم ہیں لیکن عرش مخلوق ہے سب کو ’’عظیم‘‘ فرمایا گیا ہے۔

اب وہ آیاتِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں جن میں ربِ عظیم نے اپنی مخلوق کو عظیم فرمایا ہے۔ ان آیاتِ مبارکہ کی تعداد ۹۰ ہے۔

(۱/۱۵) اللہ تبارک وتعالیٰ نے کفار کو ’’عذاب عظیم‘‘ کی وعید سنائی ہے۔

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ○ (البقرۃ:۷) اور اُن کے لئے عذاب عظیم ہے۔ قرآن مجید میں محولہ بالا آیتِ مبارکہ کے علاوہ ۱۴ آیاتِ مبارکہ ہیں جن میں

عذاب عظیم کا ذکر آیا ہے۔"

البقرۃ آیت نمبر۱۱۴' آل عمران آیت نمبر۱۰۵' ۱۷۶' النسآء آیت نمبر۹۳' المائدۃ آیت نمبر۳۳ اور ۴۱' الانفال آیت نمبر۶۸' التوبۃ آیت نمبر۱۰۱' النحل آیت نمبر۹۴۔۱۰۶' النور آیت نمبر۲۳۔۱۴۔۱۱ اور الجاثیہ آیت نمبر۱۰۔

(۲/۳) فرعون کے عذاب کو بلاء عظیم فرمایا گیا ہے۔

وَفِیْ ذٰلِکُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ عَظِیْمٌ ○ (البقرۃ:۴۹' الاعراف:۱۴۱' ابراہیم:۶) "اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے عظیم بلاء تھی۔"

(۳/۱۸) اجر کو عظیم فرمایا گیا ہے۔

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ○ (آل عمران:۱۷۲)

"اُن کے نیکوکاروں اور پرہیزگاروں کے لئے اجر عظیم ہے۔"

اِس کے علاوہ دیگر ۱۷ آیت مبارکہ ہیں جن میں اجر کو عظیم فرمایا گیا ہے۔

آل عمران آیت نمبر۱۷۹' النسآء آیت نمبر۴۰۔۶۷۔۷۴۔۹۵۔۱۱۴۔۱۴۶۔ ۱۶۲' المائدۃ آیت نمبر۹' الانفال آیت نمبر۲۸' التوبۃ آیت نمبر۲۲' الاحزاب آیت نمبر۲۹۔۳۵' الفتح آیت نمبر۱۰۔۲۹' الحجرات آیت نمبر۳' التغابن آیت نمبر۱۵۔

(۴/۱۶) کامیابی کو فوز عظیم فرمایا گیا ہے۔

وَذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ (النسآء:۱۳) "اور یہی عظیم کامیابی ہے"۔

علاوہ ازیں ۱۵ اور آیاتِ مبارکہ بھی ہیں جن میں فوز کو عظیم فرمایا گیا ہے۔

النسآء ۷۳' المائدۃ آیت نمبر۱۱۹' التوبۃ آیت نمبر۷۲۔۸۹۔۱۰۰۔۱۱۱' یونس آیت نمبر۶۴' والصّٰفّٰت آیت نمبر۶۰' غافر آیت نمبر۹' الدخان آیت نمبر۵۷' الحدید آیت نمبر۱۲' الصف آیت نمبر۱۲' التغابن آیت نمبر۹' الاحزاب آیت نمبر۷۱' الفتح آیت نمبر۵

(۵/۱۰) قیامت کے دن کو یوم عظیم فرمایا ہے۔

قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ (الانعام:۱۵) "(رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرمایا کہ تعلیم اُمت کے لئے)

فرمائیں کہ اگر میں اپنے رَبّ کی نافرمانی کروں تو مجھے **یوم عظیم** کے عذاب کا ڈر ہے۔''

قرآنِ مجید میں دیگر ۵ مقامات پر بھی ''یوم عظیم'' کا بیان آیا ہے۔

الاعراف آیت نمبر ۵۹' یونس آیت نمبر ۱۵' مریم آیت نمبر ۳۷' الشعراء آیت نمبر ۱۳۵' ۱۵۶' ۱۸۹' الزمر آیت نمبر ۱۳' الاحقاف آیت نمبر ۲۱ اور المطففین آیت نمبر ۵۔

(۶/۱) جادو کو **عظیم** فرمایا گیا ہے۔

**فَلَمَّآ اَلْقَوْا سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَجَآءُ وْ بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ ○** (الاعراف:۱۱۶) ''جب اُنہوں نے (رسیوں اور چھڑیوں کو) پھینکا تو لوگوں کی نگاہوں پر جادو کر دیا اور اُنہیں ڈرایا اور **سحر عظیم** (**جادو عظیم**) لائے''۔

(۷/۱) رسوائی کو **الخزی العظیم** (یعنی **رسوائی عظیم**) فرمایا گیا ہے۔

**اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ○** (التوبۃ:۶۳) ''کیا اُنہیں خبر نہیں کہ جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے رسول (ﷺ) کا خلاف کرے تو اُس کے لئے جہنم کی آگ ہے اُس میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہی **عظیم رسوائی** ہے۔''

(۸/۱) عورتوں کے مکر کو کید عظیم (**مکر عظیم**) فرمایا گیا ہے۔

**فَلَمَّا رَاٰ قَمِيْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ مِنْ كَيْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ ○** (یوسف:۲۸) ''پھر جب (عزیزِ مصر نے) اُن کا کرتہ دیکھا جو پیچھے سے چرا ہوا تھا' پھٹا ہوا تھا (تو عزیزِ مصر) بولا' بے شک یہ تم عورتوں کا مکر ہے' بے شک تمہارا **مکر عظیم** ہے۔''

(۹/۳) حضرت سیّدنا نوح علیہ السلام کو کرب عظیم (تکلیف عظیم) سے نجات عطا فرمائی

**وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ○** (الانبیاء:۷۶) ''اور نوح (علیہ السلام) کو جب اِس سے پہلے اُس نے ہمیں پکارا تو ہم نے اُس کی دُعا قبول کی اور اُسے اُس کے گھر والوں کو ''تکلیف عظیم'' سے نجات دی''۔

ایسی تین اور آیاتِ مبارکہ بھی ہیں۔ ابراہیم آیت نمبر:۱۴' والصّٰفّٰت آیت نمبر:۷۶ اور ۱۱۵۔

(۱۰/۱) زلزلہ کو شیءٌ عظیم (چیز عظیم) فرمایا گیا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ ○ (الحج:۱) ''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بے شک قیامت کا زلزلہ عظیم چیز ہے۔''

(۱۱/۱) بات کو عظیم (بڑی بات) فرمایا گیا ہے۔

اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِکُمْ وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِکُمْ مَّا لَیْسَ لَکُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ○ (النور:۱۵) ''جب تم ایسی بات اپنے زبانوں پر ایک دوسرے سے سن کر لاتے تھے اور منہ سے وہ نکالتے تھے جس کا تمہیں علم نہیں اور اُسے آسان سمجھتے تھے اور وہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک بات عظیم تھی۔''

(۱۲/۲) بہتان کو بہتانِ عظیم (بڑا بہتان) فرمایا گیا ہے۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کو بہتان عظیم فرمایا گیا ہے۔ وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَکُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَکَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَکَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ○ (النور:۱۶) ''اور کیوں نہ ہوا جب تم نے سنا تھا تو کہا ہوتا کہ ہمیں نہیں پہنچتا کہ ایسی بات کہیں۔ الٰہی پاکی ہے تجھے یہ بہتانِ عظیم ہے۔''

ایک اور آیتِ مبارکہ جس میں حضرت سیّدہ بی بی مریم علیہا السلام پر بہتان کا ذکر ہے' اُسے بھی بہتانِ عظیم فرمایا گیا ہے وہ سورۃ النسآء کی آیت نمبر:۱۵۶ ہے۔

(۱۳/۱) پہاڑ کو کالطود عظیم (بڑا پہاڑ) فرمایا گیا ہے۔

فَاَوْحَیْنَآ اِلٰی مُوْسٰٓی اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ ○ (الشعراء:۶۳) ''اور ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) کو وحی فرمائی کہ اپنا عصا دریا میں مارو (تو جب آپ نے عصا مارا) تو جبھی دریا پھٹ گیا تو ہر حصہ عظیم پہاڑ ہو گیا''۔

(۱۴/۱) ملکہ بلقیس کے تخت کو عرشِ عظیم فرمایا گیا ہے۔

اِنِّیْ وَجَدْتُّ امْرَاَۃً تَمْلِکُھُمْ وَاُوْتِیَتْ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ وَّلَھَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ۝ (النمل:۲۳) ''(ہُد ہُد نے کہا) میں نے ایک عورت دیکھی ہے کہ اُن (لوگوں) پر بادشاہی کر رہی ہے اور اُسے ہر چیز میں سے نعمت حاصل ہے اور اُس کا عرش (تختِ عظیم) بہت بڑا ہے''۔

(۱۵/۲) قارون کے مال و دولت کو دیکھ کر لوگوں نے حظِ عظیم (بڑا نصیب) کہا۔

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ فِیْ زِیْنَتِہٖ ط قَالَ الَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا یٰلَیْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ قَارُوْنُ لا اِنَّہٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ (القصص:۷۹) ''جب (قارون) بڑی آرائش اور زیب و زینت کے ساتھ اپنی قوم کے سامنے نکلا تو وہ لوگ جو دنیا کی زندگی چاہتے تھے کہنے لگے کسی طرح ہمیں بھی وہی کچھ ملتا جو کچھ قارون کو ملا ہے بے شک وہ ضرور عظیم نصیب والا ہے''۔

صابروں اور محسنوں کے صبر اور اچھے اخلاق کو حظِ عظیم فرمایا گیا ہے۔

وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ج وَمَا یُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ (حم السجدۃ:۳۵) ''اور یہ دولت نہیں ملتی مگر صابروں کو اور اُسے نہیں پاتا مگر عظیم نصیب والا''۔

(۱۶/۱) شرک کو ظلمِ عظیم فرمایا گیا ہے۔

حضرت لقمان علیہ السلام نے بیٹے کو وعظ فرمایا: یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ ط اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ۝ (لقمان:۱۳) ''اے میرے بیٹے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک ظلمِ عظیم ہے''۔

(۱۷/۱) فدیہ کو ذبحِ عظیم فرمایا گیا ہے۔

''جب حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا اور گلے پر چھری چلائی تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اُن کی جان بچالی اور اُن کو'' وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ۝ (والصّٰفّٰت:۱۰۷) ''ایک ذبحِ عظیم کا فدیہ دیا''۔

(۱۸/۲) **خبر کو خبرِ عظیم فرمایا ہے۔**

اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے فرمایا: اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم) اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا ایک ہونا آپ ﷺ کا نبی ﷺ ہونا اور قیامت اور جنت ودوزخ کا ہونا برحق ہے تو: **قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ۝** (ص:۶۷) ''آپ (ﷺ) فرمادیں وہ خبرِ عظیم ہے۔'' ایک آیت مبارکہ سورۃ النباء کی آیت مبارکہ نمبر۲ ہے۔ جس میں خبر کا خبرِ عظیم فرمایا گیا ہے۔

(۱۹/۱) **بندے کو رجل عظیم** (بڑا آدمی) کہا گیا ہے۔

جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ حق وسچ اور صاف صاف بیان فرمانے کے لئے تشریف لائے تو لوگ کہنے لگے یہ تو جادو ہے ہم انہیں نہیں مانتے (اور کہنے لگے) **وَقَالُوا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيمٍ ۝** (الزخرف:۳۱) ''بولے یہ قرآنِ (مجید) اِن دوشہروں کے **عظیم آدمی** پر کیوں نہ اُتارا گیا؟'' بقول اُن منکرین کے عظیم آدمی ولید بن مغیرہ حرامی یا عروہ بن مسعود ثقفی جو طائف کا امیر تھا' وہ ہے۔

(۲۰/۱) **گناہ کو حنث عظیم** (بڑا گناہ) کہا گیا ہے۔

**وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ۝** (الواقعۃ:۴۶) ''اور وہ عظیم گناہ کی ضد رکھتے ہیں''۔

(۲۱/۲) **قسم کو قسم عظیم فرمایا گیا ہے۔**

اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: **فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ۝ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيمٌ ۝** (الواقعۃ:۷۵۔۷۶) ''تو مجھے قسم ہے اُن جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے۔''

(۲۲/۱) رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ **کے خلق پاک کو خلقِ عظیم فرمایا گیا ہے:**

**وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝** (القلم:۴) ''اور بے شک (اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (**علیہ الصلوٰۃ والسلام**) **خلقِ عظیم** پر ہیں۔''

(۲۳/۱) حق کے راستے کو عظیم راستہ فرمایا گیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور تم دنیاوی کاروبار کرتے ہوئے بھی رب کی طرف متوجہ رہو مگر یُرِیْدُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الشَّھَوَاتِ اَنْ تَمِیْلُوْا مَیْلًا عَظِیْمًا ○ (النسآء:۲۷) ''وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مزوں کے پیچھے پڑے رہیں اور عظیم راستے سے ہٹا دیں''۔

(۲۴/۱) گناہ کو اثماً عظیما (گناہ عظیم) فرمایا گیا۔

اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ ج وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ○ (النسآء:۴۸)

''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) یہ گناہ نہیں بخشتا کہ اُس کے ساتھ شریک کیا جائے اور شرک (وکفر) سے جو کچھ نیچے ہے جسے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور جس نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ساتھ شریک ٹھہرایا اُس نے عظیم گناہ کا طوفان باندھا۔''

(۲۵/۱) عطائی ملک کو ملک عظیم فرمایا گیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پاک کے بارے میں فرمایا: فَقَدْ اٰتَیْنَآ اٰلَ اِبْرٰھِیْمَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاٰتَیْنٰھُمْ مُّلْکًا عَظِیْمًا ○ (النسآء:۵۴) ''پس تحقیق ہم نے ابراہیم (علیہ السلام) کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں ملک عظیم عطا فرمایا''۔

(۲۶/۱) نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ پر جو فضل فرمایا اُسے فضل عظیم فرمایا:

چنانچہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرمایا: وَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ ط وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ○ (النسآء:۱۱۳) ''اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے آپ (ﷺ) پر کتاب اور حکمت اُتاری اور آپ (ﷺ) کو سکھا دیا جو آپ (ﷺ) نہ جانتے تھے۔ اور آپ (ﷺ) پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا فضل عظیم ہے۔''

(۲۷/۱) مشرکین کی بات کو قول عظیم فرمایا گیا ہے۔

مشرکین نے فرشتوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی بیٹیاں کہا تو رب کائنات جل جلالہ نے فرمایا: اِنَّکُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا o (بنی اسرائیل:۴۰) ''بے شک تم عظیم بول بولتے ہو۔''

(۲۸/۱) اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایمان والوں کو فرمایا کہ تمہیں یہ مناسب نہیں کہ تم رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ اُن کے بعد (یعنی اُن کے وصال فرمانے کے بعد) اُن کی پاک بیبیوں (رضی اللہ عنہن) سے نکاح کرو۔''

اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ عِنْدَ اللّٰہِ عَظِیْمًا o (الاحزاب:۵۳) ''بے شک یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک سخت عظیم بات ہے۔''

محولہ بالا آیتِ مبارکہ پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفات کو مخلوق میں بیان کرنا شرک نہیں جبکہ یہ عقیدہ ہو کہ یہ صفات خود ربّ کائنات نے اُنہیں عطا فرمائی ہیں ربّ کائنات نے اپنی ذات وشان کو عظیم فرمایا اور ۲۷ دیگر چیزوں کو بھی عظیم فرمایا ہے۔ وہ ۲۷ چیزیں یہ ہیں: (۱) عذاب' (۲) بلاء' (۳) اجر' (۴) فوز' (۵) یوم' (۶) سحر' (۷) خزی' (۸) کید' (۹) کرب' (۱۰) زلزلہ' (۱۱) بات' (۱۲) بھتان' (۱۳) پہاڑ' (۱۴) عرش' (۱۵) حظ' (۱۶) شرک' (۱۷) ذبح' (۱۸) خبر' (۱۹) رجل' (۲۰) حث' (۲۱) قسم' (۲۲) خلق' (۲۳) میلا' (۲۴) اثما' (۲۵) ملک' (۲۶) فضل' (۲۷) قولا۔ اِس سے ثابت ہوا اللہ عظیم کو عظیم کہنے کے علاوہ دیگر چیزوں کو عظیم کہنا اور ماننا توحید ہے اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ماہِ رمضان المبارک کو شھر عظیم فرمایا ہے۔

(مسلمانوں کو اِس ماہِ مبارک کی عبادت کے لئے تیار کرنا ہے قَدْ اَظَلَّکُمْ فرما کر اشارہ فرمایا ہے کہ جیسے درخت یا چھت بندے کو اپنے سایہ میں لے کر سورج کی تپش سے بچا لیتے ہیں ایسے ہی ماہِ رمضان المبارک بندۂ مومن کو اپنے سایۂ رحمت میں لے کر دنیاوی اور اُخروی عذاب سے بچا لیتا ہے گویا یہ سایہ دار باردار درخت ہے یا ڈھال۔)

## لیلۃ القدر:

اِس ماہِ رمضان المبارک کی بڑی عظمت' فضیلت اور برکت یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ اِس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ قرآنِ مجید میں اِس رات کو "قدر کی رات" فرمایا گیا ہے۔ قدر کے معنی تقدیر کے ہیں اور "لیلۃ القدر" وہ رات ہے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ تقدیر کے فیصلے نافذ فرمانے کے لئے فرشتوں کے سپرد فرماتا ہے۔ شب قدر بڑی قدر ومنزلت اور عظمت والی رات ہے۔ تقدیروں کے فیصلے' تقدیروں کے بدلنے اور بنانے کی رات ہے۔

اِس کو شب قدر اِس لئے کہتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے اِس میں ایک بڑی قدر ومنزلت والی کتاب بڑی قدر ومنزلت والے رسول ﷺ پر بڑی قدر و منزلت والی اُمت کے لئے نازل فرمائی۔ اِس رات کی زبردست برکت تو یہ ہے کہ قرآن کریم جیسی اعلیٰ نعمت اِس رات نازل ہوئی"۔ [۱]

"سورۃ القدر" میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ ۝ (القدر:۳) "کہ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے افضل ہے"۔ یعنی یہ ہزار مہینے کے حساب سے تقریباً ۳۰ ہزار راتیں ہوئیں یہ ایک رات تیس ہزار راتوں سے افضل ہے۔ اِس ایک رات میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے قرب ورضا کے طالب اِس ایک رات میں قربِ الٰہی کی اتنی مسافت طے کر لیتے ہیں جتنی دوسری تیس ہزار راتوں میں طے نہیں ہوسکتی۔ آج اِس مادی دنیا میں تیز رفتار ہوائی جہاز اور راکٹ ایک دن بلکہ ایک گھنٹہ میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں کلومیٹر کا سفر طے کر لیتے ہیں جبکہ پرانے وقتوں میں سینکڑوں میلوں کی مسافت کئی مہینوں میں طے ہوتی تھی۔ لیلۃ القدر ایک رات ہے اِس ایک رات میں قربِ الٰہی چاہنے والوں کو تراسی سال، چار ماہ (۸۳ سال' ۴ ماہ) تک کی جانے والی مسافت طے کرادی جاتی ہے جب ایک رات میں یہ کمال ہے تو

---

[۱] بحرالمحیط جلد ۴ ص ۵۲۶' تفسیر حقانی جلد ۸ ص ۲۰۳۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اور اولیاء اللہ کی کتنی برکتیں اور عنایات ہوں گی۔

اِسی طرح اِس عظمت کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اِس ماہِ مبارک میں ایک نفل یا سُنّت کا درجہ فرض کے برابر ہوجاتا ہے اور ایک فرض ستر فرضوں کے برابر ہوجاتا ہے۔ لیلۃ القدر کی فضیلت ایک رات کے ساتھ ہے جبکہ نیکی کا ثواب ستر گنا ملتا ہے۔ ایک فرض کا ستر فرضوں کے برابر ہونا ہر دن اور ہر رات میں ہے۔ مسجد حرام میں عام دنوں میں ایک فرض نماز ایک لاکھ فرض نمازوں کے برابر ثواب رکھتی ہے اور رمضان المبارک میں ایک فرض ستر لاکھ فرضوں کے برابر ہوجاتا ہے اور مدینہ منورہ میں جہاں مسجد نبوی شریف میں ایک نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر درجہ رکھتی ہے رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک فرض نماز ۳۵ لاکھ نمازوں کے برابر درجہ رکھتی ہے یہ رمضان المبارک کے ہر دن میں فضیلت ہے جبکہ جمعۃ المبارک اور لیلۃ القدر میں نمازوں کی فضیلت اور درجہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ خوب جانتے ہیں۔

## ہر رمضان المبارک میں لیلۃ القدر:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال عرض کیا گیا۔ فرمایا لیلۃ القدر ہر سال ماہ رمضان المبارک (کے آخری عشرہ) میں ہوتی ہے۔ [۵] لیلۃ القدر کا رمضان پاک کے مہینے میں ہونے کا ثبوت قرآن مجید کی آیات میں واضح طور پر موجود ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ (البقرہ:۱۸۵) اور دوسرے مقام پر قرآن مجید میں کے بارے میں فرمایا: اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ (القدر:۱) یعنی ''قرآنِ مجید مقدس ماہِ رمضان المبارک میں نازل ہوا اور لیلۃ القدر میں نازل ہوا''۔ قرآنِ مجید کے نزول کا تعلق شب قدر اور ماہِ

---

[۵] ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۰۴۔

رمضان المبارک سے ہے۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے لیلۃ القدر رمضان کے مہینہ میں ہوتی ہے اور سرکارِ کائنات ﷺ کے اِرشاد مبارک میں یہ تعلیم ہے کہ لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

## کیا لیلۃ القدر ستائیسویں شب میں ہے:

حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ جلیل القدر تابعین میں سے ہیں آپ کی عمر ایک سو بیس ایک سو تیس یا ایک سو پچاس سال ہوئی۔) فرماتے ہیں میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے برادرِ محترم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سال بھر شب بیداری کرے وہ شبِ قدر پائے گا۔ وہ بولے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُن پر رحم فرمائے۔ انہوں نے چاہا یہ لوگ بھروسہ نہ کرلیں ورنہ وہ جانتے ہیں شب قدر (ماہِ عظیم) رمضان (المبارک) میں ہے اور اِس کے آخری عشرہ میں ہے اور وہ ستائیسویں شب میں ہے۔ پھر آپ نے بغیر انشاء اللہ کہے قسم کھائی وہ رات ستائیسویں ہے۔ میں نے عرض کیا آپ کس دلیل سے یہ فرماتے ہیں اے ابوالمنذر؟ فرمایا: اِس نشانی یا اِس دلیل سے جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمائی کہ اُس دن سورج بغیر شعاعوں کے طلوع ہوتا ہے۔ ٦

حضرت عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ رات ستائیسویں ہے۔ حضرت ابی بن کعب، حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ، حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں، سرکارِ کائنات ﷺ نے فرمایا: یہ رات

---

٦ نیل الاوطار جلد۳ ص۳۶۳، صحیح ابن خزیمہ جلد۱ ص۳۲۸، تفسیر الصافی جلد۲ ص۸۳۷، تفسیر قرطبی جلد۱۰ جز۲۰ ص۱۳۵، تفسیر سراج منیر جلد۴ ص۵۶۹، صاوی علی الجلالین جلد۷ ص۲۲۷، ابوداؤد جلد۱ ص۲۰۲، مسلم جلد۱ ص۳۷۰، ترمذی جلد۱ ص۱۶۴، تفسیر ابن کثیر جلد۴ ص۵۳۱ (سند عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما) مجمع البیان جلد۱۰ ص۵۲۰، تفسیر روح البیان جلد۱۰ ص۴۸۵، تفسیر مظہری جلد۱۰ ص۳۱۴، قیام اللیل مروزی ص۱۸۶، فتح الباری جلد۴ ص۲۶۷۔

ستائیسویں ہے۔''

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی شب قدر کے بارے میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے۔ جن احادیث مبارکہ میں ستائیسویں شب کو لیلۃ القدر کہا گیا اُن کے ساتھ ابوداؤد نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی محولہ بالا حدیثِ پاک بھی بیان فرمائی ہے اور حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے اسی کو لیا ہے۔ اور حضرت امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا اِرشاد بھی ایک روایت میں یہی ہے۔ حضرت ابن عباس اور ابن عمر رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ یہ رات ستائیسویں ہے۔ ۷

## لیلۃ القدر کا وظیفہ:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے (بارگاہِ رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں) عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) فرمائیے اگر میں جان لوں کہ شب قدر کون سی شب ہے تو اُس (مبارک مقدس) رات میں کیا پڑھوں؟ تو (آقا و مولیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) فرمایا یہ کہو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۸

''اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) تو معاف فرمانے والا ہے معافی پسند فرماتا ہے۔ مجھے بخشش عطا فرما''۔

کچھ کتابوں میں اِس طرح بھی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ۹

---

۷ مشکوٰۃ ص ۱۸۲، درمنثور جلد ۶ ص ۳۷۷، تفسیر القمر المبین ص ۶۵۷ (محمد جواد) - ۸ تفسیر مظہری جلد ۱۰ ص ۳۱۶، تفسیر روح البیان جلد ۱۰ ص ۴۸۱، تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۵۳۵-۵۳۴، تفسیر محمدی منزل ۷ ص ۴۱۶، مدارک جلد ۴ ص ۳۶۲، قرطبی جلد ۱۰ جز ۲۰ ص ۱۳۸، کتاب الاذکار ص ۱۷۳، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۰۸، الترغیب والترھیب جلد ۴ ص ۲۷۳، درمنثور جلد ۶ ص ۳۷۷ - ۹ تفسیر سراج منیر جلد ۴ ص ۵۶۹، صاوی علی الجلالین جلد ۷ ص ۲۲۸۔

## قیام رمضان' نمازِ تراویح:

خطبہ مبارکہ میں رمضان المبارک کی راتوں میں قیام کو **قِیَامَ لَیْلِہٖ تَطَوُّعًا** یعنی زائد عبادت فرمایا گیا ہے۔ جسے قیام رمضان المبارک کہتے ہیں یا نمازِ تراویح کہتے ہیں جس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

نمازتراویح مسلمانوں کے لئے ایک زائد نماز ہے جو صرف ماہ رمضان المبارک میں ادا کی جاتی ہے اور ماہِ صیام کا چاند نظر آتے ہی پہلی رات سے نماز عشاء کی جماعت کے بعد دو سنتیں اور دو نفل پڑھنے کے بعد باجماعت بیس رکعتیں پڑھی جاتی ہیں اور روزوں کے مہینے میں نمازِ تراویح کو باجماعت ادا کرنے کے بعد وتر بھی باجماعت ادا کئے جاتے ہیں۔ جو مسلمان باجماعت نماز عشاء ادا کرتا ہے وہ وتر بھی باجماعت پڑھتا ہے اور جس کی نماز عشاء باجماعت ادا نہ ہو سکے وہ وتر بھی اکیلا ہی پڑھتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ **مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا غُفِرَلَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ** ۱۰ ''جو ایمان کے ساتھ طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان (المبارک کی رات کو نماز تراویح پڑھنے کے لئے) کھڑا ہوا اُس کے پہلے سب گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔

نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی نمازِ تراویح پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین راتیں نماز تراویح باجماعت کروائی پھر اس خیال سے کہ کہیں یہ نماز فرض نہ ہو جائے جماعت ترک فرمائی اور اکیلے پڑھتے رہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

ملاحظہ ہو:

---

۱۰ بخاری جلد ۱ ص ۱۰-۲۶۹' شرح السنۃ جلد ۳ ص ۵۰۸' دارمی جلد ۲ ص ۲۶' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۹۱' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۰۸ - ۲۸۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۴۹۳ - ۴۹۲' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۰۱' نسائی جلد ۱ ص ۳۰۷ - ۳۰۸' مسلم جلد ۱ ص ۲۵۹' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۱۷۳' مشکوٰۃ ص ۱۱۴' قرطبی جلد ۲ جز ۸ ص ۲۵۸' موطا امام مالک ص ۹۶' ترمذی جلد ۱ ص ۱۶۷-

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روزے رکھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ رمضان (المبارک کے مہینے) میں قیام نہ فرمایا یہاں تک کہ (انتیس دنوں والے رمضان المبارک کے) سات دن باقی رہ گئے پھر نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ تئیسویں رات کو قیام فرمایا یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر چھٹی رات (اختتام کی طرف سے) یعنی چوبیسویں رات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ قیام (رمضان المبارک) نہ فرمایا (یعنی ہمارے ساتھ نمازِ تراویح ادا نہ فرمائی) پھر اِس حساب سے پانچویں شب یعنی پچیسویں رات آئی تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسجد نبوی شریف میں تشریف لا کر) ہمارے ساتھ قیام (رمضان المبارک) فرمایا، یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی۔ پھر (جناب حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کاش! اِس رات کے قیام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے زیادہ فرماتے۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَامَ مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ کُتِبَ لَهٗ قِیَامُ لَیْلَةٍ** ''جب کوئی شخص اِمام کے فارغ ہونے تک اُس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو اُس کے لئے رات کا قیام لکھا جاتا ہے''۔ پھر جب اِس حساب سے چوتھی رات یعنی چھبیسویں رات آئی تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔ پھر اِس کے بعد بحساب مذکور تیسری یعنی ستائیسویں شب آئی تو نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ازواجِ مطہرات، اہل وعیال اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع فرمایا اور ہمارے ساتھ قیام فرمایا یہاں تک کہ ہم ڈرے کہ ہم سے فلاح فوت نہ ہو جائے۔ میں نے کہا فلاح کیا ہے؟ فرمایا: سحری۔ پھر بقیہ مہینے (یعنی مہینے کی باقی راتوں) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ قیام نہ فرمایا۔''[۱۱]

دوسری روایت میں مذکورہ بالا حدیث شریف کے عنوان کی تکمیل ہے۔ اُمّ

---

۱۱ شرح السنۃ جلد ۲ ص ۵۱۱، ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۰۲، ترمذی جلد ۱ ص ۱۶۶، نسائی جلد ۱ ص ۲۳۸۔

المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، رسول اللہ ﷺ آدھی رات کو باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کو لوگوں نے اِس کا تذکرہ کیا تو دوسرے روز اِس سے زیادہ لوگ جمع ہوگئے اور اُنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نمازِ (تراویح) پڑھی۔ صبح لوگوں نے اِس کا چرچا کیا تو تیسری رات بہت زیادہ نمازی ہوگئے۔ تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز پڑھی۔ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب چوتھی رات آئی تو مسجد نمازیوں سے عاجز آگئی (یعنی خوب بھرگئی اس رات آپ ﷺ مسجد میں نمازِ تراویح پڑھنے کے لئے نہیں آئے) حتیٰ کہ آپ ﷺ صبح کی نماز کے لئے باہر تشریف لائے جب صبح کی نماز پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور خطبہ پڑھا پھر فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی حمد وثنا کے بعد! شان یہ ہے کہ مسجد میں تمہارا موجود ہونا مجھ پر مخفی نہ تھا۔ لیکن مجھے ڈر ہوا کہ کہیں تم پر (تراویح کی) نماز فرض نہ ہوجائے پھر تم اِس کے ادا کرنے سے عاجز ہوجاؤ۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے پردہ فرماگئے اور یہ معاملہ اِسی طرح رہا۔ ۱۲؎ اور اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہی مروی ہے کہ ایک رات نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی تو لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر دوسری رات آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور لوگ اور زیادہ جمع ہوگئے پھر تیسری یا چوتھی رات لوگ اور زیادہ جمع ہوگئے اور جناب رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف نہ لائے جب صبح ہوئی تو فرمایا جو کچھ تم نے کیا میں نے دیکھا ہے اور تمہارے پاس آنے سے مجھے کسی نے منع نہیں کیا مگر اس بات نے کہ تم پر رات کی نماز فرض ہوجائے گی اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے۔ ۱۳؎

---

۱۲؎ بخاری جلد۱ص ۲۶۹، مسلم جلد۱ص ۲۶۹، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ص ۴۹۲۔ ۱۳؎ شرح السنۃ جلد۲ص ۵۰۹-۵۰۸، بخاری جلد۱ص ۱۵۲، مسلم جلد۱ص ۲۵۹، موطا امام مالک ص ۹۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ص ۴۹۲، نسائی جلد۱ص ۲۳۸، ابوداؤد جلد۱ص ۲۰۱۔

مذکورہ بالا روایات سے یہ بات واضح ہورہی ہے کہ ماہِ رمضان شریف کی تین راتوں میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اوّل شب سے نمازِ تراویح شروع فرمائی۔ پہلی رات میں تہائی حصہ گزرنے کے بعد فراغت ہوئی‘ دوسری رات نصف شب گزر جانے کے بعد اور تیسری رات اوّل تا آخر نماز پڑھنے میں گزری۔ بہرحال یہ حقیقت بخوبی واضح ہے کہ نماز تراویح تینوں راتوں میں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اوّل وقت میں پڑھی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرماتے ہیں‘ **كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْغَبُ فِىْ قِيَامِ رَمَضَانَ مَنْ غَيْرِ اَنْ يَّأْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ**[۱۴]

”رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں نمازِ تراویح پڑھنے کی تاکید فرماتے مگر حکم نہیں فرماتے تھے کہ لوگ عزیمت میں مبتلا ہوں“ کہ جو ایمان کے درست کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھے تو اُس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے‘ پھر رسول اللہ ﷺ نے اِنتقال فرمایا‘ پھر خلیفۃ الرسول امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت میں یہی طریقہ رہا‘ پھر امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی شروع خلافت میں بھی یہی طریقہ رہا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ماہِ رمضان المبارک کی رات امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو لوگ علیحدہ علیحدہ نماز پڑھ رہے تھے۔ کوئی شخص تنہا نماز پڑھ رہا ہے‘ کوئی نماز پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا‘ اگر میں اِن سب کو ایک قاری پر متفق کردوں تو بہت ہی اچھا ہوگا۔ پھر اُنہوں نے یہ عزم کرلیا اور اُن کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر متفق کیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر دوسری رات میں امیر المومنین حضرت

---

[۱۴] بخاری جلد۱ ص۲۶۹‘ مسلم جلد۱ ص۲۵۹‘ ابوداؤد جلد۱ ص۲۰۱‘ نسائی جلد۱ ص۳۰۷‘ ترمذی جلد۱ ص۱۶۷‘ مسند احمد جلد۲ ص۲۸۱‘ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ ص۴۹۲‘ مصنف ابن شیبہ جلد۲ ص۳۹۵‘ جلد۳ ص۱‘ الترغیب والترھیب جلد۲ ص۹۶‘ شرح السنۃ جلد۲ ص۵۰۸‘ موطاء امام مالک ص۹۶۔

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلا اور لوگ اپنے قاری صاحب کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ تو امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: **نِعْمُ الْبِدْعَةُ هٰذَا** ''یہ اچھی بدعت ہے''۔ رات جس میں سوئے رہتے ہیں اُس سے بہتر ہے جس میں کھڑے رہتے ہیں۔ اُن کی مراد رات کا آخری حصہ تھا اور لوگ رات کے پہلے حصے میں کھڑے ہوتے تھے۔ [۱۵]

امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بدعت اِس لئے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ حیات میں اور اِسی طرح امیر المومنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں پورا مہینہ نماز تراویح باجماعت نہیں پڑھی جاتی تھی۔ دراصل بدعت کا معنی یہ ہے کہ کوئی ایسا فعل جاری کیا جائے جو سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہرہ زمانہ شریف میں نہ تھا۔ اِس کی بڑی دو قسمیں ہیں۔ اگر وہ شریعت میں مستحسن افعال میں سے ہے تو بدعت حسنہ ہے اور اگر شریعت کے مستحسن افعال میں سے نہیں ہے تو بدعت سیئہ ہے اور **مَارَوَاهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ** [۱۶] کے پیش نظر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری زمانہ حیات کے بعد ہر نیا فعل اگر مسلمانوں کی نگاہ میں اچھا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی نگاہ میں بھی اچھا ہے وہ بدعت حسنہ ہے۔

اِس مذکورہ بالا حدیث شریف میں تراویح کی تعداد کا ذکر نہیں ہے۔

## حدیثِ حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ:

موطاء امام مالک میں حدیث شریف ہے جس کے راوی حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ ہیں۔ فرماتے ہیں: **كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَمَضَانَ بِثَلٰثٍ وَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً** [۱۷] ''کہ لوگ (امیر

---

[۱۵] بخاری جلد ۱ ص ۲۶۹، شرح السنۃ جلد ۲ ص ۵۱۰، موطا امام مالک ص ۹۷، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۴۹۳۔ [۱۶] نصب الرایۃ جلد ۴ ص ۱۳۳، مستدرک حاکم جلد ۳ ص ۷۸، کشف الخفا للعجلونی جلد ۲ ص ۲۶۳۔ [۱۷] موطاء امام مالک ص ۹۸ (باب ماجاء فی قیام رمضان)، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۴۹۶۔

المومنین ) حضرت ( سیّدنا ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں تیئس رکعات پڑھتے تھے۔ ( بیس رکعت نمازِ تراویح اور تین وتر )

**حدیثِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما:**

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: **اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ رَمَضَانَ عِشْرِیْنَ رَکْعَۃً وَالْوِتْرَ** ۱۸؎ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں ہمیشہ بیس رکعت ( نمازِ تراویح ) اور وتر پڑھتے تھے۔"

**حدیثِ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ:**

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے **کَانُوْا یَقُوْمُوْنَ عَلٰی عَہْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِیْ رَمَضَانَ بِعِشْرِیْنَ رَکْعَۃً** ۱۹؎ "کہ (امیر المومنین ) حضرت ( سیّدنا ) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں (لوگ ) بیس رکعت ( تراویح ) پڑھتے تھے۔"

امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت نمازِ تراویح کو باجماعت شروع کردیا تو کسی صحابی رضی اللہ عنہ نے اعتراض نہ کیا بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر عمل کیا۔ پھر اب تک اس پر عمل ہوتا آ رہا ہے۔ حضور سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: **عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّۃِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ** ۲۰؎ "یعنی تم میری سُنّت اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کی سُنّت لازم پکڑو"۔

نیز فرمایا: **اِقْتَدُوْا بِعْدِی اَبَا بَکْرٍ وَّ عُمَرَ** ۲۱؎ "میرے بعد ( حضرت

---

۱۸؎ مصنف ابن ابی شیبہ جلد۲ص ۳۹۴ 'السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ص ۴۹۶ 'مجمع الزوائد جلد۳ص ۱۷۲۔ ۱۹؎ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ص ۴۹۶ 'تفہیم البخاری جلد۳ص ۲۸۴ 'نصب الرایۃ جلد۲ ص ۱۵۴۔ ۲۰؎ المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۸ص ۲۴۷-۲۴۶ 'السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۱۰ ص ۱۱۴ 'تلخیص الحبیر جلد۴ص ۱۹۰ 'نصب الرایۃ جلد۱ص ۱۲۶ 'الترغیب والترہیب جلد۱ص ۷۸-۷۷۔ ۲۱؎ مسند احمد جلد۳ص ۳۸۲ 'السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ص ۱۲ 'جلد۸ص ۱۵۳ 'مستدرک حاکم جلد۳ ص ۷۵ 'مجمع الزوائد جلد۹ص ۵۳- ۲۹۵ 'تلخیص الحبیر جلد۴ص ۱۹۰ 'درمنثور جلد۱ص ۳۳۰ 'شرح السنۃ جلد۷ص ۱۹۴۔

سیّدنا) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) اور (حضرت سیّدنا) عمر (رضی اللہ عنہ) کی اقتداء کرنا"۔ امیر المومنین سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں خاص طور پر فرمایا: **لَوْ کَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَکَانَ عُمَرَ** ۲۲ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتے"۔

جو لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی پیروی کو بُرا سمجھتے ہیں اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی سُنّت کو گمراہی سمجھتے ہیں وہ یقیناً خود گمراہ اور بے راہ رَو ہیں۔

## تعدادِ تراویح:

نمازِ تراویح کی تعداد سے بخوبی واقف ہونے کے لئے یہ بات جاننا ضروری ہے کہ تراویح کو تراویح کیوں کہتے ہیں اور اس کے معنیٰ کیا ہیں؟ اور گرائمر میں اس کا مقام کیا ہے؟

اِس بات سے ہر صاحبِ علم واقف ہے کہ اُردو، انگریزی، فارسی اور پنجابی زبان میں یہ اُصول ہے کہ ایک چیز کو واحد شمار کیا جاتا ہے اور دو کو جمع میں گنا جاتا ہے جبکہ عربی میں اصول اِن زبانوں کے مقابلے میں مختلف ہے۔ عربی میں ایک چیز واحد شمار ہوتی ہے دو کا عدد تثنیہ میں شمار ہوتا ہے اور تین سے جمع کا صیغہ شروع ہوتا ہے۔ اِس کلیہ کے مطابق آپ باحوالہ تراویح کے معنیٰ ملاحظہ فرمائیں۔

بحر الرائق جلد۲ ص ۶۶ میں ہے:

**اَلتَّرَاوِیْحُ جَمْعُ تَرْوِیْحَۃٍ وَّ ھِیَ فِی الْاَصْلِ مَصْدَرٌ بِمَعْنَی الْاِسْتِرَاحَۃِ سُمِّیَتْ بِہِ الْاَرْبَعُ رَکَعَاتِ الْمَخْصُوْصَۃِ لِاِسْتِلْزَامِھَا اِسْتِرَاحَۃٌ کَمَا ھُوَ السُّنَّۃُ فِیْھَا** (حاشیہ موطاء امام مالک ص ۹۷، چھاپہ میر محمد کتب خانہ آرام باغ، کراچی)۔

"تراویح ترویحہ کی جمع ہے اور وہ اصل میں مصدر ہے بمعنیٰ استراحت کے چار مخصوص رکعتوں کا نام ترویحہ اس لئے رکھا گیا کہ سُنّت کے مطابق اِن چار رکعتوں

---

۲۲ مستدرک حاکم جلد۳ ص ۸۵، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۷ ص ۲۹۸۔

کے بعد استراحت لازم ہے''۔

موطاء امام مالک ص ۹۷ حاشیہ نمبر۲ میں لکھا ہے ماہ رمضان میں جو قیام کیا جاتا ہے اُس کا نام تراویح ہے۔ حضرت امام کرمانی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے قیام رمضان سے مراد تراویح ہے اور اس پر اتفاق ہے اور شرح کبیر میں ہے تراویح قیام رمضان ہے۔

**اَلتَّرَاوِیُحُ جَمْعُ تَرْوِیْحَةٍ وَّھِیَ الْمَرَّۃُ الْوَاحِدَۃُ مِنَ الرَّاحَةِ کَتَسْلِیْمَةٍ مِّنَ السَّلَامِ سُمِّیَتِ الصَّلٰوۃُ جَمَاعَةً فِیْ لَیَالِیْ رَمَضَانَ تَرَاوِیُحُ .لِاَنَّھُمْ اَوَّلُ مَا اجْتَمَعُوْا عَلَیْھَا کَانُوْا یَسْتَرِحُوْنَ بَیْنَ کُلِّ تَسْلِیْمَیْنِ قَالَهُ الْحَافِظُ فِی الْفَتْحِ وَ قَالَ الْمُنْجِدُ فِی الْقَامُوْسِ تَرْوِیْحَةُ شَھْرُ رَمَضَانَ سُمِّیَتْ بِھَا الْاِسْتِرَاحَةُ بَعْدَ کُلِّ اَرْبَعِ رَکْعَاتٍ** (حاشیہ موطاء امام مالک ص ۹۷، صحیح بخاری جلد۲ ص ۵۹۹، اور زرقانی شرح موطاء امام مالک جلد ۱ ص ۲۱۳ مطبوعہ مصر) ''تراویح ترویحہ کی جمع ہے اور ترویحہ واحد کا صیغہ ہے۔ راحت سے مشتق ہے جو نماز رمضان المبارک کی راتوں میں باجماعت پڑھی جاتی ہے اُس کا نام تراویح اِس لئے رکھا گیا ہے کہ جب ابتداء میں لوگ اِس نماز کو باجماعت پڑھنے لگے تو ہر دو سلاموں (یعنی چار رکعتوں) کے بعد آرام کرتے تھے''۔

غیر مقلدین کا ترجمان رسالہ ہفت روزہ اہلحدیث لکھتا ہے۔ ''تراویح ترویحہ کی جمع ہے اور ترویحہ راحت سے ہے بمعنی آرام کے' صحابہؓ چار رکعتوں کے بعد آرام کیا کرتے تھے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی میں ہے۔ **کَانَ یَتَرَوَّحُوْنَ بَعْدَ اَرْبَعٍ** یعنی صحابہؓ چار رکعتوں کے بعد آرام کیا کرتے تھے۔ اِسی مناسبت سے اس کو نماز تراویح کہا گیا ہے''۔ (من وعن ہفت روزہ ''اہلحدیث'' جلد ۲۳۔۱۵ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ' ۲۰ مارچ ۱۹۹۲ء شمارہ نمبر ۱۲)۔

اِمام بیہقی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوالخطیب کی روایت نقل کی ہے' ہمیں سوید

بن غفلہ رمضان المبارک میں پانچ ترویحے نماز پڑھایا کرتے تھے۔ یعنی بیس رکعات اور لکھتے ہیں شتیر بن شکل اصحاب علی رضی اللہ عنہ میں سے تھے۔ وہ رمضان المبارک میں بیس رکعت نمازِ تراویح ہمیں پڑھاتے تھے اور تین وتر۔ (السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ص ۴۹۶)

غیر مقلدین بیس رکعت کی بجائے آٹھ رکعت کے قائل ہیں۔ حالانکہ آٹھ رکعت کو تراویح کہنا ہی صحیح نہیں اِس لئے کے ترویحہ چار رکعت کو کہتے ہیں اور تراویح ترویحہ کی جمع ہے اور عربی میں واحد تثنیہ اور جمع کے صیغے استعمال ہوتے ہیں۔ ترویحہ چار رکعت کے لئے بولا جاتا ہے اس کی تثنیہ ترویحتان یا ترویحتین یعنی آٹھ رکعتیں۔ لہذا غیر مقلدین کو تراویح کی بجائے ترویحتان یا ترویحتین کہنا چاہئے۔ علمی اور عقلی طور پر تراویح کا اطلاق آٹھ پر ہوتا ہی نہیں۔

بعض اوقات غیر مقلدین غلط فہمی اور ذہنی تراش خراش سے پیر پیران غوث الثقلین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو اہلحدیث کہہ دیتے ہیں حالانکہ آپ مقلد تھے۔ اور اہلسنت و جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ صحیح العقیدہ اور پیروں کے پیر تھے۔ وہ بھی لکھتے ہیں تراویح کی نماز، نمازِ عشاء کے فرضوں اور سنتوں کے بعد پڑھنی چاہئے۔ اِس واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسی طرح پڑھی ہے''۔

وَهِيَ عِشْرُوْنَ رَكْعَةً يَجْلِسُ عَقْبَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُسَلِّمُ فَهِيَ خَمْسُ تَرْوِيْحَاتٌ كُلُّ اَرْبَعَةٍ مِنْهَا تَرْوِيْحَةٌ (غنیۃ الطالبین شریف)

''اور تراویح کی بیس رکعتیں ہیں اور ہر دوسری رکعت میں بیٹھے اور سلام پھیرے۔ وہ پانچ ترویحہ ہیں ہر چار کا نام ترویحہ ہے''۔

غیر مقلدین کے نمائندہ رسالے ہفت روزہ ''اہلحدیث'' اور ہفت روزہ ''الاعتصام'' لاہور سے تراویح کے معنی اور وجہ تسمیہ بیان کی جاتی ہے تاکہ ہر خاص و عام کو علم ہو کہ غیر مقلدین حقیقتاً آٹھ کو تراویح نہیں مانتے۔

## ماہ صبر وغم خواری:

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اپنے خطبۂ عظیم میں ماہِ رمضان المبارک کو صبر اور غم خواری کا مہینہ فرمایا ہے۔ صبر اسلامی اصطلاع میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کے لئے اپنے نفس کی خواہشات کو دبانا اور تلخیوں اور نا گواریوں کو جھیلنا ہے۔ ماہِ رمضان المبارک اوّل تا آخر ایسے ہی گزرتا ہے۔ ایسے ہی روزہ رکھ کر فاقہ کشی کی تلخی کا اِحساس ہوتا ہے اور غرباء اور مساکین کے ساتھ ہمدردی اور غم خواری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ بلاشبہ رمضان المبارک کا مہینہ صبر اور غم خواری کا مہینہ ہے۔

## صبر:

صبر اللہ تبارک وتعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ صبر ایک ایسی نعمت ہے جس کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے جو میری اس نعمت کو اختیار کرے گا میں اُس کے ساتھ ہوں۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ o ''بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہیں۔''

## تلقینِ صبر:

(۱) وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عِزْمِ الْاُمُوْرِ o (الشوریٰ:۴۳)

''اور بے شک جس نے صبر کیا اور بخش دیا یہ ضرور ہمت کے کام ہیں''

اِس آیتِ مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے ذاتی مجرم کو اپنے معاملات میں معاف کر دینے اور صبر کرنے کا ذکر فرما رہا ہے مثلاً کسی نے گالی نکالی اس پر صبر کیا اور یہ شیوۂ انبیاء کرام علیہم السلام ہے۔ کسی نے مارا اس پر صبر بھی کیا اور مارنے والے کو معاف بھی کر دیا۔ لیکن جب اُمت مسلمہ کی یا مسلم قوم کی بات ہو تو مجرم پر شکنجہ ضرور سخت کرنا چاہئے کہ مسلمان اس مجرم کے فتنہ سے محفوظ رہ سکے۔

(۲) فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ... (الاحقاف:۳۵) ''تو تم صبر کرو جیسا کہ ہمت والے رسولوں (علیہم السلام) نے صبر کیا اور ان کے لئے جلدی نہ کرو۔''

اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام صبر واستقلال والے ہیں لیکن بعض انبیاء کرام علیہم السلام کے صبر کی مثال اللہ تبارک وتعالیٰ بیان فرماتا ہے۔

اِس آیتِ مبارکہ میں خطاب حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ اولوالعزم رسولوں (علیہم السلام) کی طرح صبر کریں لیکن امت کے لئے طلب عذاب میں ان کے لئے جلدی نہ کرے۔

## صبر کرنے والوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے سلامتی:

اور وہ (لوگ) جنہوں نے صبر کیا' اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا۔ اور برائی کے بدلہ بھلائی کر کے ٹالتے ہیں انہیں کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے۔ بسنے کے باغ ہیں جس میں وہ داخل ہوں گے۔ اور جو ان کے باپ دادا اور بیوی اور اولاد میں لائق ہوں گے اور فرشتے ہر دروازے سے اُن پر یہ کہتے ہوئے آئیں گے۔

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (سورۃ الرعد:۲۴) ''سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا خوب ہی ملا''

صبر کرنے والوں کی اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ شان بیان کی ہے کہ جنت میں جس وقت داخل ہوں گے اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرشتے ان پر سلام بھیجیں گے۔

## صبر والوں کا توکل:

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: اَلَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ (سورۃ النحل:۴۲) ''وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے ربّ پر بھروسہ کرتے ہیں''۔

صبر سلوک کا انتہائی اعلیٰ مقام ہے۔ اس صبر والی آیت میں اولین مہاجرین داخل ہیں جنہوں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں اپنے گھروں سے نکالے جانے پر صبر کیا اور ان کا یہ صبر بہت بڑی فضیلت ہے۔

## رحمان کے بندوں کا مقام:

جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں جاہلوں سے کج بحثی نہیں کرتے' اپنی راتوں کو سجدے اور قیام میں گزارتے ہیں اور جہنم کے عذاب سے پناہ چاہتے ہیں اور خرچ کرتے وقت اعتدال کو برقرار رکھتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی کو معبود نہیں ٹھہراتے' ناحق قتل نہیں کرتے' جھوٹی گواہی نہیں دیتے' بیہودہ بات سے اپنی عزت بچاتے ہوئے گزر جاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے حضور دُعا کرتے ہیں اپنی بیبیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک کی۔ اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ۝ (سورۃ الفرقان:۷۵) ''اُن کو جنت کا سب سے اونچا بالا خانہ اِنعام ملے گا بدلہ اُن کے صبر اور وہاں عزت اور سلام کے ساتھ اُن کی پیشوائی ہوگی۔''

## صابروں کا اِنعام:

وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًا ۝ (سورۃ الدھر:۱۲) ''اور اُن کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے جائینگے۔''

جنت میں تختوں پر تکیے لگائے ہوں گے نہ ان پر دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر اور ان کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے اور اُن پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا۔

محولہ بالا آیاتِ مبارکہ میں فرمایا گیا ہے کہ جو لوگ صبر کرتے ہیں اگرچہ دنیا میں بڑی مشکل میں وقت گزارتے ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں جنت میں ریشمی

لباس عطا فرمائے گا۔

## اِیمان والے کس سے مدد طلب کریں:

یٰۤاَ یُّھَاالَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ O (سورۃ البقرۃ:۱۵۳) ''اے اِیمان والوصبر اور نماز سے مدد طلب کرو بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ صابروں کے ساتھ ہے۔'' اِس آیت مبارکہ میں اللہ (عزوجل) ایمان والوں سے اِرشاد فرماتا ہے کہ نماز اور صبر سے مدد طلب کرو کیونکہ اللہ (عزوجل) صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے جب وہ کسی کی زیادتی پر صبر کرتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ خود اس کا جواب دے دیتا ہے۔

## حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت:

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَاۡمُرۡ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَانۡہَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَاصۡبِرۡ عَلٰی مَاۤ اَصَابَکَ ؕ اِنَّ ذٰلِکَ مِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ O (سورۃ لقمان:۱۷) ''اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اُس پر صبر کر بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔''

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو صبر کی نصیحت فرمائی کہ جب تو اچھی بات کہے گا اور بُری بات سے روکے گا تو لوگ تجھ پر سختی کریں گے تب تم اِس پر صبر کرنا کیونکہ صبر کرنے والے لوگ بڑے ہمت والے ہوتے ہیں۔

## صبر بحوالہ احادیثِ مبارکہ

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کریم آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عَجَبًا لِاَمۡرِ الۡمُؤۡمِنِ اِنَّ اَمۡرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیۡرٌ وَلَیۡسَ ذٰلِکَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلۡمُؤۡمِنِ اِنۡ اَصَابَتۡہُ سَرَّآءُ شَکَرَ فَکَانَ خَیۡرًا لَّہٗ وَاِنۡ اَصَابَتۡہٗ

ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ ۲۳ ''تعجب ہے مردِ مسلمان پر کہ اُس کے سارے کام خیر ہیں یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہوتی سوائے مردِ مومن کے کہ اگر اُسے راحت پہنچے تو شکر کرے تو اُس کے لئے راحت خیر ہو جائے گی اور اگر تکلیف پہنچے تو صبر کرے تو صبر اس کے لئے سب سے بہتر ہے۔'' اِس حدیث مبارکہ سے یہ پتا چلا کہ مومن انسان نعمتیں اور مصیبتیں پا کر بھی صابر و شاکر رہتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ اَحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجَزْ اَنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلٰكِنْ قُلْ قَدَرُ اللّٰهِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ ۲۴ ''قوی مسلمان' کمزور مسلمان سے اچھا اور اللہ کو پیارا ہے بھلائی سبھی میں ہے، حرص کرو اِس پر جو تمہیں نفع دے اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں وہ کام کر لیتا تو ایسا ہو جاتا مگر کہو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ ہی مقدر کیا تھا سو جو اس نے چاہا کیا کیونکہ اگر مگر شیطان کا کام ہے۔''

اِس حدیثِ مبارکہ سے صبر کی اعلیٰ مثال ملتی ہے کہ کوئی بھی تکلیف آ جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا سمجھتے ہوئے اس پر صبر کرنا ہی حقیقت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا بندہ ہونے کی نشانی ہے۔

اِس حدیثِ مبارکہ میں قوی اور کمزور سے مراد بدن کا قوی اور کمزور ہے طاقتور اِنسان تمام عبادات بغیر تکلیف کے کر سکتا ہے نہ کہ کمزور۔ قوی اور ضعیف سے مراد دِل کا قوی اور ضعیف بھی ہے، یعنی ایک مسلمان لوگوں میں رہ کر اُن کی سختی کو برداشت کر کے اُس پر صبر کرتا ہے اور اُن کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ

۲۳ مرآۃ جلد ۷ ص ۱۱۱، مشکوٰۃ ص ۴۵۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۰۷۔ ۲۴ مرآۃ جلد ۷ ص ۱۱۳، مشکوٰۃ ص ۴۵۲ مسند احمد جلد ۲ ص ۳۷۰، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد ۱۰ ص ۸۹، کنز العمال حدیث نمبر ۵۴۰۔

دوسرا گوشہ نشین ہوکر زندگی گزار دیتا ہے۔قوی اور ضعیف سے مراد اعتقاد کا قوی اور ضعیف بھی ہے جو ہر تکلیف وراحت کو جھیل کر اپنے رب کے دروازے سے نہیں ہٹتا یہ اُس سے اچھا ہے جو تھوڑی سی خوشی یا غم کی وجہ سے اپنے رب کے دروازے سے بھاگ جاتا ہے۔مگر فرمایا گیا کہ کوئی قوی ہو خواہ کوئی ضعیف ہو دونوں اچھے ہیں' اس لئے کہ دونوں مسلمان ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،فرماتے ہیں'کُنْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ حِفْظَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ وَاِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ جْتَمَعَتْ عَلٰی اِنْ یَنْفَعُوْکَ بِشَیْیءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْیءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یُّفَرُّوْکَ بِشَیْیءٍ لَمْ یَفُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْدَامُ وَجُفَّتِ الصَّحُفُ [۲۵] ''میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے حقوق اللہ کی حفاظت کرو اللہ تمہاری حفاظت کرے گا' تو اُسے اپنے سامنے پائے گا اور جب مانگو (سوال کرو) تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے (سوال کرو) مانگو اور جب مدد مانگو تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے مدد مانگو اور یقین رکھو اگر پوری اُمت اِس پر متفق ہوجائے کہ تم کو نفع پہنچائے تو وہ تم کو کچھ نفع نہیں پہنچاسکتی مگر اس چیز کا (نفع) جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے لئے لکھ دیا اور اور اگر اِس بات پر اکٹھے ہوجائیں کہ تمہیں نقصان پہنچائیں تو ہرگز نہیں پہنچاسکتے مگر اس خبر سے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے لکھی۔قلم اٹھ چکے ہیں اور دفتر خشک ہوچکے ہیں''۔اِس حدیث شریف سے اِنسان کو قدرت کے کاموں پر توکل اور خیر کرنے کا درس ملتا ہے کہ جو کام بھی ہوگا اللہ تبارک وتعالیٰ کی مرضی سے ہوگا اور اِس پر صبر ہی اِنسان کا کام ہے۔

---

[۲۵] مراۃ جلد ۷ ص ۱۱۶، مشکوٰۃ ص ۴۵۳۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں اَنَّـهُ غَزَا مَعَ النَّبِي ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قفل رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَفَلَ مَعَهُ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ فِيْ وَادٍ كَثِيْرِ الْعِضَاهُ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ يَسْتَظِلُّوْنَ بِالشَّجَرِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ سَمُرَةٍ فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهٗ وَنِمْنَا نَوْمَةً فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْنَا وَاِذَا عِنْدَهٗ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اخْتَرَطَ عَلٰى سَيْفِيْ وَاَنَا نَائِمٌ اِسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ فِيْ يَدِهٖ صَلْتًا قَالَ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ فَقُلْتُ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَلَمْ وَلَمْ يُعَاقِبْهُ وَجَلَسَ [۲۶] اُنہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا تو جب رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ واپس ہوئے تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس ہوئے۔ ایک بہت خاردار درختوں والے جنگل میں انہیں دوپہر آئی۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ اُترے، اور لوگ درختوں سے سایہ لینے کے لئے الگ الگ ہو گئے۔ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ بھی ایک خاردار درخت کے نیچے اُترے اُس کے ساتھ اپنی تلوار لٹکا دی۔ ہم سب سوئے تھے کہ رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ ہم کو پکارنے لگے آپ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اِس شخص نے مجھ پر میری تلوار سونت لی جبکہ میں سو رہا تھا۔ میں جاگا تو تلوار اُس کے ہاتھ میں تھی بولا مجھ سے آپ کو کون بچائے گا؟ تو میں نے تین بار کہا میرا اللہ بچائے گا آپ ﷺ نے اُس سے بدلہ نہ لیا اور وہ بیٹھ گیا۔

اِس حدیث شریف سے ہمیں کریم آقا ﷺ کے صبر کا پتہ چلتا ہے کہ کس طرح آپ ﷺ نے صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے اس دشمن کو معاف کر دیا جو (نعوذ باللہ من ذالک) آپ ﷺ کو شہید کرنا چاہتا تھا۔

ہمیں اِس حدیث شریف سے سبق حاصل ہوتا ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے صبر کا دامن تھام کر امن سے بھرا ہوا معاشرہ

---

[۲۶] مراۃ جلد ۷ ص ۱۲۰، مشکوۃ ص ۴۵۳۔

جس میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی محبت کا جام موجود ہو‘ تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ماہِ رمضان المبارک میں ایمان والوں کو ایک دوسرے سے مضبوط تعلقات استوار کرنے کے لئے خوبصورت پیکج عطا فرمایا ہے کہ جو ایمان والا اپنے دوسرے ایمان والے بھائی کا روزہ اِفطار کروائے گا‘ اُسے تین انعامات ملیں گے۔ (۱) بخشش کا پروانہ۔ (۲) دوزخ سے آزادی کا سرٹیفکیٹ اور (۳) روزے دار جتنا ثواب۔ اور یہ پیکج صرف امیروں کو ہی نہیں عطا فرمایا بلکہ غرباء پر بھی کرم فرمایا ہے کہ اگر کوئی غریب آدمی دُودھ کے ایک گھونٹ‘ ایک کھجور یا پانی کے ایک گھونٹ سے روزہ اِفطار کرائے گا‘ اُسے بھی انہیں انعامات سے نوازا جائے گا۔ روزہ کی برکت سے بہن‘ بھائیوں اور قرابت داروں کے تعلقات کی مضبوطی اور ایک دوسرے سے محبت اور پیار کے بندھن کو مضبوط کرنے کا خوبصورت پیکج عطا فرمایا ہے۔

## میرا حوض کوثر:

مزید برآں اِرشاد فرمایا کہ جو شخص اِفطاری اور نماز کی ادائیگی کے بعد روزہ دار کو خوب پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا اُس کو ایسی نعمت سے نوازا جائے گا جو قیامت کے ہولناک اور خوفناک وقت کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ وہ نعمتِ مبارکہ یہ ہے کہ فرمایا جو کسی روزے دار کو خوب پیٹ بھر کھانا کھلائے گا، اللہ کریم اُسے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے حوضِ کوثر سے پانی پلائے گا اور جنت میں داخل ہونے تک اُسے پیاس نہیں لگے گی۔ کیسے خوش نصیب وہ لوگ ہوں گے‘ جنہیں قیامت کے دن خود خالقِ کائنات پانی عطا فرمائے گا۔

آج وقت ہے کہ ہم اِس انعامِ الٰہی کو حاصل کرنے کے لئے تھوڑی سی ہمت کرلیں۔ یہ ضروری نہیں کہ دس بیس اور سو پچاس روزے داروں کی اِفطاری کروائی جائے تو اِفطاری ہوگی بلکہ ایک روزہ دار کی اِفطاری پر بھی اِتنا ہی انعام ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا انعام نہ گنا جا سکتا ہے نہ تولا جا سکتا ہے۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا جو صاحبِ ایمان کسی روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے گا اللہ تبارک وتعالیٰ اُسے "میرے حوض کوثر" سے پانی پلائے گا۔
رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے "حوضِ کوثر" کے بارے میں فرمایا "میرا حوض" آپ ﷺ کے اِس فرمان مبارک سے اِس بات کی وضاحت ہوگئی کہ کسی چیز پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا مخلوق میں کسی کا بھی نام رکھنے سے چیز حرام نہیں ہوتی۔ قرآنِ مجید اور احادیث مبارکہ سے مزید تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

چیزوں پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا دوسروں کا نام لینا قرآنِ مجید کی کئی آیاتِ مبارکہ سے ثابت ہے۔

۱۔ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً (البقرۃ:۲۱-۲۲) "اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ اُمید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیز گاری ملے اور جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو عمارت بنایا"۔

۲۔ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ط (البقرۃ:۲۹) "وہی ہے جس نے تمہارے لئے بنایا جو کچھ زمین میں ہے"

۳۔ وَعَلَى الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْكِیْنٍ ط (البقرۃ:۱۸۴) "اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو (یعنی روزہ رکھنے کی) وہ بدلہ دیں ایک مسکین کا کھانا"۔

۴۔ وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یٰمُوْسٰی ۝ قَالَ هِیَ عَصَایَ ج اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا وَاَهُشُّ بِهَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی ۝ (طٰہٰ:۱۷-۱۸) "اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ اے موسیٰ (علیہ السلام)۔ عرض کیا یہ میرا عصا ہے۔ میں اِس پر تکیہ لگاتا ہوں اور اِس سے اپنی بکریوں کے لئے

پتے جھاڑتا ہوں اور میرے لئے اِس میں اور کام (بھی) ہیں''۔

۵۔ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ (الانبیآء:۷۸)

''اور (حضرت) داؤد (علیہ السلام) اور (حضرت) سلیمان (علیہ السلام) کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے جب رات کو اُس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹیں اور ہم اُن کے حکم کے وقت حاضر تھے''۔

ایسی کئی آیات قرآنِ مجید میں ملاحظہ فرمائیں۔

البقرہ:۱۸۸۔۲۱۵' آل عمران:۳۷' النسآء:۱۶۱' المائدۃ:۵' التوبۃ:۶۰۔۱۰۳' النحل:۵۔۱۱۔۱۰۔۸۱' الکھف:۶۱۔۷۹۔۸۲۔۹۴' طٰہٰ:۲۱' المومنون:۲۱۔۲۰۔۱۹' القصص:۷۳' الاحزاب:۲۷' ص:۲۴' الحشر ۸۔۷' المعارج:۲۵۔۲۴۔

محولہ بالا قرآنی آیاتِ مبارکہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ چیزیں جاندار ہوں یا غیر جاندار کی نسبت مخلوق کی طرف جائز ہے۔ یہاں تک کہ کھانے پینے کی چیزوں پر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ کے سوا مخلوق کا نام لے سکتے ہیں۔ جیسے مسکین کا کھانا (طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) حضرت عزیر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا کھانا اور پانی (طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ) حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بکریاں (غَنَمِىْ) قوم کی بکریاں (غَنَمُ الْقَوْمِ) حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کی مچھلی (حُوْتَهُمَا) اہل کتاب کا کھانا (طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ)

## اَحادیثِ مقدسہ میں بھی چیزوں پر غیرِ خدا کا نام مشہور ہے:

۱۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا:۔ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ

فَاَیُّ الصَّدَقَۃِ اَفۡضَلُ قَالَ الۡمَآءُ فَحَفَرَ بِئۡرًا قَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعۡدٍ ۲۷

"یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) سعد (رضی اللہ عنہ) کی والدہ وصال کر گئی ہیں۔ اُن کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پانی۔ (حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) نے کنواں کھودا اور کہا یہ سعد کی والدہ کے لیے ہے؟"

اِس حدیثِ پاک کی بعض روایات میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اِس کے راوی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سناتے وقت اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا۔ "فَتِلۡكَ سِقَايَةُ اٰلِ سَعۡدٍ بِالۡمَدِيۡنَةِ" (مدینہ شریف میں "سقایہ آلِ سعد" کے نام سے جو سبیل ہے یہ دراصل وہی ہے) اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی طرف سے جو کنواں وقف کیا تھا وہی "سقایہ آلِ سعد" کے نام سے بھی مشہور تھا۔ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ کی اِس شہادت کے بعد ظاہر ہے کہ اِس حدیثِ پاک کا استنادی درجہ کچھ اور بڑھ رہا ہے" (من وعن از تحقیق مسئلہ ایصالِ ثواب ص ۱۸ مؤلفہ منظور احمد نعمانی دیوبندی، شائع کردہ مکتبۃ الفرقان)

نسائی شریف جلد ۲ ص ۱۳۳ میں حدیثِ پاک درج ہے جس میں سرکارِ کائنات ﷺ سے عرض کیا گیا، کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو فرمایا: سَقۡیُ الۡمَاءِ "پانی پلانا"" "فَتِلۡكَ سِقَايَةُ سَعۡدٍ بِالۡمَدِيۡنَةِ"" "تو یہ مدینہ شریف میں (حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) ہی کی سبیل ہے"۔ (تیسیر الباری جلد ۴ ص ۲۴ میں وحید الزماں صاحب غیر مقلد نے اِسی روایت کا حوالہ دیا ہے)

اب بھی خصوصاً اُن گرم خشک علاقوں میں جہاں پانی کم ہوتا ہے بعض لوگ سبیلیں لگاتے ہیں۔ عام مسلمان ختم شریف اور فاتحہ وغیرہ میں دوسری چیزوں کے ساتھ پانی اور دُودھ بھی رکھ لیتے ہیں۔

محولہ بالا حدیث شریف سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ پانی کی خیرات

---

۲۷ نسائی جلد ۲ ص ۱۳۲، ابوداؤد جلد ا ص ۲۴۳، ابن ماجہ ص ۱۹۹، مشکوٰۃ ص ۱۶۹، تیسیر الباری (غیر مقلد) جلد ۴ ص ۲۲، غیر مقلدین کا ترجمان ہفت روزہ "الاعتصام" جلد ۳۲ شمارہ ۱۲۔۱۳، ۱۲۴، اکتوبر ۱۹۸۰ء۔

بہتر ہے۔ بزرگانِ دین کے نام اور دیگر وصال شدہ مسلمانوں کے نام کی سبیلیں، ایصالِ ثواب کی نیت سے لگانا، اِن سب کا ماخذ یہ حدیثِ مبارکہ ہے۔ ثواب بخشتے وقت ایصالِ ثواب کے الفاظ زبان سے ادا کرنا جائز ہے کہ خدایا اِس کا ثواب فلاں کو پہنچے۔ دوسرے یہ کہ کسی شے پر میّت کا نام (یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی بندے کا نام) آجانے سے وہ شے حرام نہ ہوگی۔ دیکھو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اِس کنویں کو اپنی والدہ محترمہ کے نام سے منسوب کیا"۔ (اور مشہور ہوگیا اُمّ سعد کا کنواں) ۲۸

**نوٹ:** مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ میں یہ نہیں آیا کہ ایصالِ ثواب حرام ہے۔ ایسا سوچنے والے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ڈریں اور اپنی اصلاح کریں۔

۲۔ حضرت سعید بن عمر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ (رضی اللہ عنہ) نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض غزوات میں نکلے اور اُن کی والدہ کے وصال کا وقت پہنچ گیا۔ کسی نے کہا وصیت کرجاؤ۔ اُنہوں نے کہا کہ کس چیز کی وصیت کرجاؤں؟ سب مال (حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) کا ہے۔ (حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) کی واپسی سے قبل ہی اُن کا انتقال ہوگیا۔ جب (حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) آئے تو اُن سے اِس کا تذکرہ کیا گیا۔ اُنہوں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا:۔

**یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ یَنْفَعُھَا اِنْ اَتَصَدَّقُ عَنْھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَآئِطُ کَذَاوَ کَذَا صَدَقَۃٌ عَنْھَا لِحَائِطِ سَمَّاہُ** ۲۹

"یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اگر میں اُن کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا میری والدہ (صاحبہ) کو اُس کا نفع پہنچے گا؟ تو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو (حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) نے نام لے کر عرض کیا کہ فلاں فلاں باغ اُن کی طرف سے صدقہ ہے"۔

---

۲۸ مرآۃ جلد ۳ ص ۱۰۵۔ ۲۹ نسائی جلد ۲ ص ۱۳۲۔

۳۔ ایک اور حدیث شریف جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے اُس میں اِس طرح ہے کہ:۔

**اَنَّ رَجُلاً قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّہٗ تُوُفِّیَتْ اَفَیَنْفَعُھَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِیْ مَخْرَفًا فَاُشْھِدُکَ اِنِّیْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَنْھَا** ۳۰

''کسی آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ صاحبہ فوت ہوگئی ہیں اگر اُن کے لئے کچھ صدقہ کیا جائے تو کیا اُن کو اِس خیرات کا فائدہ ہوگا؟ فرمایا: ہاں! ہوگا۔ (اُس شخص نے) عرض کیا: **میرا ایک باغ ہے** اور میں آپ ﷺ کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ باغ میں اُن کی طرف سے خیرات کرتا ہوں''۔

۴۔ بخاری شریف میں اِسی طرح کا واقعہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے جو قبیلہ خزرج کی شاخ بنی ساعدہ سے تعلق رکھتے تھے۔ جس کا بیان اِس طرح ہے۔ اُنہوں نے عرض کیا: **اِنَّ حَائِطِی الْمِخْرَافَ صَدَقَۃٌ عَلَیْھَا** ۳۱

''کہ **میرا باغ مخراف** اُس کی طرف سے صدقہ ہے''۔

کیا عظیم لوگ تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ اپنے اعمال پر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو گواہ بنالیتے اور اپنے اعمال پر قبولیت کی مہر لگوالیتے تھے۔

## حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے نام کا جانور ذبح کرنا:

سرورِ کائنات امام الانبیاء ﷺ کے وصالِ مقدسہ کے بعد مولائے کائنات امام الاولیاء امیر المومنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم خاتم النبیین ﷺ کی طرف سے قُربانی دیتے تھے:۔ **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ**

۳۰ نسائی جلد۲ ص۱۳۳، ابوداؤد جلد۲ ص۴۲۔ ۳۱ بخاری جلد۱ ص۳۸۷، تیسیر الباری جلد۴ ص۲۲، فتح الباری جلد۵ ص۲۹۶، عمدۃ القاری جلد۷ جز۱۴ ص۵۶، تحقیق مسئلہ ایصال ثواب ص۱۷، تفہیم البخاری جلد۴ ص۳۱۸۔

الْمُحَارِبِي الْكُوفِيّ ثنا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِي الْحَسنَاءِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ حَنَش عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ اَحَدُ هُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْاٰخرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ اَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَلَا اَدَعُهُ اَبَدًا ۳۲؎ ''محمد بن عبید محاربی کوفی سے روایت ہے، وہ شریک سے، وہ ابی حسناء سے، وہ حکم سے اور وہ حضرت حنش سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ دو مینڈھوں کو ذبح فرمایا کرتے۔ ایک دُنبہ پہلے حضور ﷺ کی طرف سے ذبح فرماتے اُسکے بعد دوسرا اپنی طرف سے ذبح فرماتے آپ سے کسی نے اِس کا سبب پوچھا تو امیر المومنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ مجھے اِس کا حکم رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے، اِس لیے میں اِسے کسی حال میں نہیں چھوڑ سکتا۔''

**مسئلہ** : سرکارِ کائنات ﷺ کے نام کی قربانی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی سُنّت ہے اور آپ ﷺ کا حکم ہے۔ یہ عظیم تبرک ہے۔ اہل ایمان برکت کے لئے ذوق شوق سے کھائیں۔ آج بھی بعض صاحبِ استطاعت عشاقِ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی طرف سے قربانی کرتے ہیں اور کئی عاشقانِ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ گائے یا اونٹ ذبح کرتے ہیں تو حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ، حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا امام حسین، حضرت سیّدنا داتا گنج بخش، حضرت سیّدنا غوثِ اعظم یا اپنے شیخ رضی اللہ عنہم کی طرف سے بھی قربانی کرتے ہیں۔

## سرکارِ کائنات ﷺ کے لئے نامزد بکری :

قَالَ اَخْبَرَ نَا اَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ ''اَنَّهُ سَمّٰى شَاةً مِنْ غَنَمِهٖ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ'' وَاَوْصٰى بِهٖ جَارِيَةً لَهُ كَانَتْ فِي الْغَنَمِ فَكَانَ يَتَعَاهَدُ هَا وَيَنْظُرُ

۳۲؎ ترمذی ابواب الاضاحی جلد ۱ ص ۲۷۵، ابوداؤد شریف جلد ۲ ص ۲۹، مشکوٰۃ ص ۱۲۸۔

اِلَيْهَا كُلَّمَا اَتَى الْغَنَمَ حَتّٰى سَمِنَتْ وَصَلُحَتْ ۳۳؎ ''کہا خبر دی حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا' روایت بیان کی حضرت عطاء بن ابی رباح علیہ الرحمہ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے کہ اُنہوں نے اپنی بکریوں سے ایک بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نامزد کر رکھی تھی اور اپنی لونڈی کو وصیت کی کہ اِس بکری کی نگہبانی کرے، چنانچہ وہ اُس کی نگہبانی کرتی تھی اور جب وہ بکریوں میں آتے تو اُس بکری کی طرف دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ خوب موٹی اور فربہ ہوگئی''۔

## حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیلئے بکری ذبح کرنا:

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو بہت یاد فرماتے :-

وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ ۳۴؎ ''جب رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کسی بکری کو ذبح فرماتے تھے تو حضرت خدیجۃ الکبریٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی سہیلیوں اور ملنے والیوں کو تلاش کرکے اُس بکری کا گوشت بھجوایا کرتے تھے''۔ ترمذی شریف کی اِس روایت کا مطلب ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ المومنین سیّدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی یاد منایا کرتے تھے اور اُمّ المومنین رضی اللہ عنہا کی روح کی خوشنودی کیلئے اُن کی سہیلیوں کو تلاش کرکے گوشت عطا فرمایا کرتے تھے۔

## حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے جانور ذبح کرنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ

۳۳؎ کتاب الآثار باب الایمان ص ۱۷۱، مولفہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ تلمیذ سیّدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ۔

۳۴؎ ترمذی جلد ۲ ص ۲۲۷۔

تعالی عنہما ایک صحابی کے گھر تشریف لے گئے۔ پہلے تو اُس صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں کھجوروں کے خوشے پیش کئے وَاَخَذَ الْمُدْیَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاةِ ۳۵ "اور چھری لی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُودھ والی سے الگ رہنا پھر اُنہوں نے اُن (عظیم الشان) حضرات (عالی مرتبت) کے لئے بکری ذبح کی اور اُنہوں نے بکری کے گوشت میں سے تناول فرمایا"۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضورِ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کرتے ہیں:۔

یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحْبَبْتُ اَنْ تَاْکُلَ مِنْ رَطْبِهٖ وَبُسْرِهٖ وَتَمْرِهٖ وَتَذْ نُوْ بِهٖ وَلَاذَبْحَنْ لَکَ مَعَ هٰذَا فَقَالَ اِنْ ذَبَحْتَ فَلَا تَذْ بَحْنَ ذَاتَ دَرٍّ فَاَخَذَ عَنَا قًالَهٗ اَجْدُ فَذَ بَحَهٗ ۳۶ "یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں محبت کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رطب اور بسر اور تمر سے کھائیں اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بکری ذبح کروں گا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو ذبح کرے تو دُودھ والی سے بچنا اُس نے بکری کا نر یا مادہ بچہ پکڑا پس اُس نے ذبح کیا۔"

سوال:۔ کیا کسی کے وصال کے بعد اُن کو نذرانہ یا تحفہ یا ثواب پہنچانے کے لئے کھانا تقسیم کرسکتے ہیں اور یہ کھانا اُنہیں پہنچتا ہے؟

جواب:۔ جی ہاں! تقسیم کرسکتے ہیں اور عالم ارواح میں اُن کو یہ تحفہ یا نذرانہ پہنچتا ہے۔

کبھی عالم ارواح میں وہ چیزیں بھی پیش ہوتی ہوئی نظر بھی آتی ہیں مگر مانے گا وہ جس کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قلبِ سلیم اور نورِ ایمان سے مزین فرمایا ہے۔

---

۳۵ مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۳۱۸، مسلم جلد ۲ ص ۱۷۷، قرطبی جلد ۱ جز ۲۰ ص ۱۱۹، تفسیر طبری جلد ۱۲ ص ۶۸۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۱۸۰ ۔ ۳۱۸۱، کنز العمال حدیث نمبر ۱۵۹۰۵ ۔ ۱۸۶۱۸۔

۳۶ المعجم الصغیر للطبرانی جلد ۱ ص ۶۸، ابن حبان حدیث نمبر ۲۵۳۶۔

## آیئے ملاحظہ فرمائیں:

واقعہ نمبرا: شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ ''در الثمین فی مبشرات الامین ﷺ'' میں اپنے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب علیہ الرحمہ سے نقل فرماتے ہیں:-

**اَخْبَرَنِیْ سَیِّدِی الْوَالِدِیْ قَالَ کُنْتُ اَصْنَعُ فِیْ اَیَّامِ الْمَوْلِدِ طَعَامًا صَلَّۃً بِالنَّبِیِّ ﷺ فَلَمْ یَفْتَحْ لِیْ سَنَۃً مِّنَ السِّنِیْنِ شَیْءٌ اَصْنَعُ بِہٖ طَعَامًا فَلَمْ اَجِدْ اِلَّا حِمَّصًا مَقْلِیًّا فَقَسَّمْتُہٗ بَیْنَ النَّاسِ فَرَاَیْتُہٗ ﷺ وَ بَیْنَ یَدَیْہِ ھٰذِہِ الْحِمَّصُ مُتَبَھِّجًا بَشَاشًا** [۳۷]

''میرے والد بزرگوار نے مجھے خبر دی کہ میں نے میلاد النبی ﷺ کے روز (میلاد پاک کی خوشی میں) کھانا پکوایا تھا۔ایک سال میرے پاس کچھ نہ تھا کہ میں کھانا پکواتا میرے پاس بھنے ہوئے چنے تھے' وہی میں نے لوگوں میں تقسیم کر دیئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے روبرو چنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ ﷺ بہت ہشاش بشاش ہیں''۔

رشید احمد گنگوہی صاحب اِس واقعہ کو ''فتاویٰ رشیدیہ'' میں ص ۴۳۲ پر نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں ''ایصالِ ثواب ہر روز درست اور موجب ثواب ہے۔کوئی تاریخ ووقت شرع سے موقت نہیں۔روزِ ولادت اور روزِ وفات بھی درست ہے۔پس اگر کسی دن کو ضروری نہ جانے بلکہ مثل دیگر ایام کے جانے ایصالِ ثواب میں اور عوام کو بھی اِس طرح کے ایصال میں ضرر نہ ہوتو کچھ حرج نہیں۔سب کے نزدیک درست ہے۔(فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۳۲)

خطبۂ مبارکہ کے آخر میں ماہِ رمضان المبارک کی تین فضیلتیں بیان کی گئی

---

[۳۷] ص ۴۰ مترجم سنی دار الاشاعۃ علویہ رضوی ڈچکوٹ روڈ فیصل آباد و فتاویٰ رشیدیہ (دیوبندی) ص ۴۳۲ چھاپہ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی۔

ہیں (۱) پہلا عشرہ رحمت، (۲) دوسرا عشرہ مغفرت اور (۳) تیسرا عشرہ دوزخ کی آگ سے آزادی۔

ماہِ رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ مومنوں پر خاص رحمت نازل فرماتا ہے کہ نمازِ عشاء کی سترہ رکعتوں کے ساتھ پورے ماہِ مبارک کے لئے بیس رکعات نمازِ تراویح کی ہمت عطا فرماتا ہے جس سے آئندہ ملنے والی نعمتوں کی استعداد پیدا ہوتی ہے اور وہ بندے جو ہمیشہ گناہوں سے بچنے کا اِہتمام رکھتے ہیں' اُن کے لئے رمضان المبارک خصوصی رحمتیں لے کر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ دوسرے عشرہ میں تمام صغیرہ گناہوں کی معافی ہے جو جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلہ کا سبب ہے تیسرے عشرہ میں دوزخ کی آگ سے آزادی حاصل ہوتی ہے اور روزہ داروں کے لئے جنتی ہونے کا اِعلان کر دیا جاتا ہے اور جنت کا ویزہ مل جاتا ہے ایمان کا پاسپورٹ تو پہلے ہی مل چکا ہے اَب ویزہ ملنے پر ٹکٹ بھی ok ہوگئی۔

مزید برآں اجر و ثواب کی بارش کر دی گئی کہ جو صاحبِ ایمان ماہِ رمضان المبارک میں اپنے خادم، ملازم اور ماتحت عملہ کے اوقاتِ کار میں تخفیف کا پیکیج جاری کرے گا اُس کیلئے بدلہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جس پیکیج کا اعلان فرمایا ہے وہ یہ ہے' سرکارِ کائنات ﷺ فرماتے ہیں' اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو نہ صرف یہ کہ بخشش عطا فرمائے گا بلکہ آگ سے آزاد بھی عطا فرمائے گا۔

بارگاہِ الٰہی میں دُعا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اِس عظیم مہینہ کے فیوض و برکات سے بہرہ مند ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور خطبہ مبارکہ عظیمہ کے مطابق ماہِ مبارک گزارنے کا فہم نصیب فرمائے۔ آمین!

# نمازِ تسبیح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:- ''اے عباس' اے چچا (رضی اللہ عنہ) کیا میں تمہیں کچھ نہ دوں' کچھ عطا نہ کروں' کچھ نہ بتاؤں۔ کیا تمہارے ساتھ دس بھلائیاں نہ کروں؟ جب تم وہ کرلو تو اللہ تبارک وتعالیٰ تمہارے اگلے' پچھلے' نئے پرانے' دانستہ یا نادانستہ' چھوٹے' بڑے' چھپے اور کھلے گناہ معاف کردے۔ تم چار رکعتیں پڑھو''۔ [۳۸]

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ نے' حضرت عبداللہ بن مبارک سے نماز تسبیح کا طریقہ نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں' تکبیر اولیٰ کے بعد ثناء پڑھی جائے اور ثناء کے بعد پندرہ مرتبہ **سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** پڑھ کر تعوذ اور تسمیہ پڑھا جائے پھر سورۃ الفاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر دس بار تسبیح مذکورہ پڑھی جائے پھر رکوع میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ** کے بعد دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر **سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ** اور **رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ** کہنے کے بعد قومہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے۔ پہلے سجدے میں **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** پڑھنے کے بعد دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر پہلے سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد جلسہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے پھر دوسرے سجدہ میں دس بار تسبیح پڑھی جائے۔ اس طرح یہ ۷۵ مرتبہ ہوا۔

**مسئلہ** : اگر سجدہ سہو واجب ہو تو جب دو سجدے کریں تو اِن دونوں سجدوں میں تسبیحات نہ پڑھے۔ قومہ کی تسبیح سجدہ میں کہے اور رکوع میں بھولا تو اُسے بھی سجدہ ہی میں کہے نہ کہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے۔ اور پہلے سجدہ میں بھولا تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔ (ردالمختار)

**مسئلہ** : تسبیح اُنگلیوں میں نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دِل میں شمار کرے ورنہ اُنگلیاں دبا کر۔

**مسئلہ** : ہر وقتِ غیر مکروہ میں یہ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ (عالمگیری۔ ردالمختار)۔

---

[۳۸] ابن ماجہ حدیث نمبر ۱۳۸۷' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۲۹۷' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۴۶۷۔

# زکوٰۃ و عشر و فطرانہ

## اَنجمن اشاعتِ دینِ اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب
## نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب

کے زیر اہتمام چلنے والی مساجد، مدارس اور دیگر اداروں میں عطیات، صدقات، زکوٰۃ، فطرانہ اور عشر جمع کروا کر آپ بھی خدمتِ انسانیت کے اِن اداروں میں شامل ہو کر اپنی دنیا اور آخرت سنوار سکتے ہیں۔

آپ یہ عطیات، صدقات اور زکوٰۃ بینک اکاؤنٹ نمبرز یا ہیڈ آفس میں ہمارے نمائندے کو کال کر کے جمع کروا سکتے ہیں۔

الداعی الی الخیر

**نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی** (رجسٹرڈ)

**انجمن اشاعتِ دینِ اسلام** (رجسٹرڈ)

بینک اکاؤنٹ نمبرز

اکاؤنٹ نمبر U.B.L 01014603
شادباغ برانچ لاہور

اکاؤنٹ نمبر 01934299001
سٹینڈرڈ چارٹرڈ بینک تاج پورہ برانچ لاہور

ہیڈ آفس: **جامع مسجد نگینہ** A-977 بلاک بی III، گجرپورہ سکیم لاہور

فون نمبرز: 042-36823128, 36846677 0300-4274936, 0321-4421871